صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل 31 اگست 2010ء بمطابق 20 رمضان المبارک 1431 ہجری صبح گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ كِتَـٰبًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا نُؤْتِهِۦ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ ٱلْـَٔاخِرَةِ نُؤْتِهِۦ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى ٱلشَّـٰكِرِينَO وَكَأَيِّن مِّن نَّبِىٍّ قَـٰتَلَ مَعَهُۥ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا۟ لِمَآ أَصَابَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا۟ وَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلصَّـٰبِرِينَO وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَن قَالُوا۟ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِىٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَـٰفِرِينَO فَـَٔاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ ثَوَابَ ٱلدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ ٱلْـَٔاخِرَةِ ۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ۔

(ترجمہ): اللہ کے نام سے شروع جو عام بخشش والا خاص مہربان ہے۔ کوئی ذی روح اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا۔ موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے۔ جو شخص ثواب دنیا کے ارادہ سے کام کرے گا اس کو ہم دنیا ہی میں اسے دینگے اور جو ثواب آخرت کے ارادے سے کام کرے گا وہ آخرت کا ثواب پائے گا اور شکر کرنے والوں کو ہم ان کی جزا ضرور عطا کریں گے۔ اس سے پہلے کتنے ہی ایسے نبی گزر چکے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی۔ اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں ان پر پڑیں ان سے وہ دل شکستہ نہیں ہوئے۔ انہوں نے کمزوری نہیں دکھائی، اور وہ باطل کے آگے سرنگوں نہیں ہوئے۔ ایسے ہی صابروں کو اللہ پسند کرتا ہے۔ بس انکی دعا یہ تھی کہ "اے ہمارے رب ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے در گزر فرما، ہمارے کام میں تیرے حدود سے جو کچھ تجاوز ہوگیا ہے اسے معاف کر دے، ہمارے قدم جمادے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر"۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی،ان معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب قیصر ولی خان 31 اگست2010 ; مسماۃ ستارہ آیاز صاحبہ 31 اگست2010; خلیفہ عبدالقیوم صاحب 31 اگست 2010 تا اختتام اجلاس; ثناءاللہ خان میانخیل صاحب 31 اگست تا یکم ستمبر 2010; یاسمین پیر محمد صاحبہ 31 اگست تا 10 ستمبر 2010; جناب شیر اعظم خان وزیر صاحب پورے اجلاس کیلئے; جناب وجیہہ الزمان صاحب 31 اگست تا 3 ستمبر 2010۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Abdul Akbar Khan;
2. Mr. Sikandar Irfan Khan;
3. Sardar Shamoonyar Khan; and
4. Ms. Sajida Tabassum.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Khushdil Khan Advocate, honourable Deputy Speaker:

1. Major (R) Baseer Ahmad Khattak;
2. Dr. Iqbal Din;
3. Mr. Inayatullah Khan Jadoon;
4. Mr. Sikandar Irfan;
5. Mr. Sher Shah Khan; and

6. Ms. Nargis Samin.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی۔ آپ کو جیسا معلوم ہے کہ جناب میاں افتخار حسین صاحب ہمارے آنریبل وزیر صاحب جو ہیں، ان کے شہید فرزند میاں راشد حسین کا چہلم مورخہ 3 ستمبر 2010ء بروز جمعہ بوقت دو بجے سہ پہر بمقام نشتر ہال منعقد ہوگا۔ ان کی طرف سے تمام ممبران اسمبلی سے چہلم میں شرکت کی استدعا کی گئی ہے۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! د میاں صاحب د ځوی د پاره به دعا اوکړو جی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، د صفوت غیور صاحب د پاره هم دعا اوکړئ جی۔

جناب سپیکر: د صفوت غیور صاحب او دا څومره شهیدان چه زمونږه د دے دغه دی، د ټولو په حقله مفتی کفایت الله صاحب به دعا اوکړی۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: د دے صوبے د پاره خصوصاً، دعا کښے ئے یاد کړئ جی چه ډیر لوئے تکلیف د باران هم تیر شو، طوفان هم ډیر اووهل او ډیر خلق بے کوره، بے هوره دی، دوئ ټول دعا کښے یاد کړئ خصوصی۔

مفتی کفایت اللہ: یا اللهؐ! دغه سیلاب زده خلق او دا وهلی ځپلی خلق، یا اللهؐ! تا ته معلوم دی، دوئ باندے رحم اوکړه، د دوئ حالات بدل کړه۔ یا اللهؐ! دے صوبه کښے امن راوله۔ وصل الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد و علیٰ آله و اصحابه اجمعین، برحمتک یا ارحم الراحمین۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو جناب سپیکر۔ ایک تو جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب بھی اجلاس بلایا جاتا ہے، آج بیشتر ممبران صاحبان کو ابھی تک صحیح طرح اطلاع

نہیں تھی، ہمیں صبح سحری کے ٹائم پہ کسی دوست نے کہا کہ آج اجلاس ہے۔ یہ اجلاس کوئی پردے کی بات نہیں ہے، کوئی چھپانے کی بات نہیں ہے۔ یہ اجلاس جب بھی حکومت وقت بلاتی ہے تو مہربانی کر کے ہمیں دو تین دنوں کا ٹائم دیا جائے، ہمیں بلایا جائے اور اگر کوئی اس طرح کی ایمرجنسی ہے تو پھر مہربانی کر کے یہاں کوئی کنٹرول روم آپ کا ہونا چاہیئے جو ہمیں اطلاع دے۔ آج بیشتر ممبران صاحبان کو صبح تک اطلاع نہیں تھی کہ آج اجلاس ہے، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آئندہ کیلئے جو بھی آپ کا پروسیجر ہے یا آپ کے سیکرٹریٹ کا ہے، ٹھیک ہے لیکن اگر اس طرح ایمرجنسی میں اجلاس بلایا جائے تو ممبران کو اطلاع دی جائے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج میں بڑا دکھی بھی ہوں اور میں دل پہ بہت بڑے بوجھ کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ مجھے آج پاکستانی ہونے کے ناطے پہلی دفعہ بڑا دکھ ہوا ہے کہ پاکستان کے وہ ہیروز جن کی تصویریں ہمارے جوانوں نے اپنے سینوں کے ساتھ لگائی ہوئی ہیں، جن کو پورے پاکستان کے لوگ، سترہ کروڑ لوگ ان کیلئے دعائیں کرتے ہیں، ہماری مائیں، بہنیں بھی ان کیلئے دعائیں کرتی ہیں اور بزرگ بھی کہ یہ ہماری عزت کا نشان ہے اور یہ ہمارے ہیروز ہیں اور دوسرے ممالک میں جا رہے ہیں، جناب سپیکر! ہمارا صوبہ، ہمارا ملک اس وقت ایک بدترین عذاب اور آزمائش سے گزر رہا ہے۔ اس وقت ہماری کرکٹ ٹیم نے انگلینڈ کے اندر، اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آج اس پر ڈیٹیل بحث کی جائے۔ جناب سپیکر، میں ایک ریزولیوشن لایا ہوں اور میں چاہونگا کہ آپ مجھے پیش کرنے کی اجازت دیں اور میں دوسرے ممبران سے بھی کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق کم و بیش کئی دفعہ بات ہوئی ہے لیکن ابھی چونکہ یہ بات ثابت ہو گئی ہے اور یہ بہت اہم معاملہ ہے تو حکومت کے لوگ بھی اس کو بہت اہم سمجھیں کہ یہ ہماری عزت کا معاملہ ہے۔ جناب سپیکر، ساری دنیا کے اندر یہ پاکستان کے سفیر بن کر جاتے ہیں، سارے پاکستان کے، دنیا کے ایسے ممالک ہیں جو اس کرکٹ یا کسی کھیل کے کھلاڑیوں کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، آج انہوں نے پوری قوم کا سر شرم سے جھکایا ہے۔ ہم فیڈرل گورنمنٹ سے صرف ایک اپیل کرنا چاہتے ہیں، جو اس بات پر میں کرتا ہوں کہ ان کا دورہ فوری طور پر کینسل کیا جائے۔ اس ٹیم کی فوری طور پر پاکستان میں ٹرائیل ہونی چاہیئے اور جو جو لوگ بھی ملوث ہیں یقیناً اب باتیں سامنے آ گئی ہیں، اب باتیں چھپانے سے یہ بات نہیں چھپے گی اور نہ ہمیں یہ باتیں چھپانی چاہیئں۔ جناب سپیکر، وہ اس قوم کے قومی مجرم ہیں جنہوں نے یہ جرم کیا ہے اور ان کی سزا، آرٹیکل 6 کے نیچے ان کی ٹرائیل ہونی چاہیئے۔ میری نظر میں انہوں نے پاکستان کے ساتھ اور اس ملک کے عوام کے ساتھ غداری کی ہے، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس

سے بڑااور جرم کوئی نہیں ہے جو جرم ان سے اس دنیا میں سرزد ہوا ہے۔آج پاکستان کے رہنے والے سترہ یا بیس کروڑ عوام جہاں جہاں بھی پاکستانی ہیں، ان کے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، آج یہ بہت بہتر ہوتا کہ وہ کوئی ایسا اچھا میچ کھیلتے کہ ہمارے وہ بھائی جو آج پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں، جو آج مشکلات میں ڈوبے ہوئے ہیں، ان کیلئے وہ پیسہ اکٹھا کرتے، ان کیلئے امداد اکٹھی کرتے اور جناب سپیکر، دنیا کو یہ 'میسج' دیتے کہ ہم اس ملک سے آئے ہوئے ہیں جس کے لوگ آج ایک بحران کا شکار ہیں لیکن جب دنیا ہماری مدد کیلئے تیار تھی، جب دنیا تیار تھی تو اس وقت انہوں ایسا قومی جرم کیا ہے۔ ہم فیڈرل گورنمنٹ سے پرزور اپیل کرتے ہیں اور جناب سپیکر، آپ ریزولیوشن دیں، میں یہاں آج یہ ریزولیوشن لارہا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ ان کو بلا کر اور ان میں جتنے بھی سرکاری ملازم ہیں، اس ٹیم کے اندر جو کھلاڑی ہیں ان کی نوکریاں ختم کی جائیں اور ان کی جائیدادیں ضبط کی جائیں، ان کی جائیدادیں نیلام کر کے وہ پیسہ خیبر پختونخوا اور دوسرے صوبوں کے لوگ جو آج مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو دیا جائے اور آرٹیکل 6 کے نیچے ان کی ٹرائیل ہونی چاہیئے۔ اگر آج ہم نے سچ نہیں کہا اور ہم نے یہ بات چھپائی تو پھر آئندہ آنے والے دنوں میں کوئی بھی ہماری بات نہیں کرے گا اور دنیا کے اندر ہمیں ناکامیاں ہی ناکامیاں ہونگی۔ اگر ہمارے لوگوں نے یہ جرم کیا ہے تو اس پر ہمیں پردہ نہیں ڈالنا چاہیئے بلکہ ان کی ٹرائیل ہونی چاہیئے اور ان کو شدید سزا ملنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، میں اس پر ریزولیوشن لانا چاہتا ہوں، آج ٹائم ہے جب بھی آپ مجھے موقع دیں تا کہ میں ان کے مشورے سے، کہ فیڈرل گورنمنٹ ان کو فوری طور پر بلا کر پاکستان میں ان کے اوپر ٹرائیل ہونی چاہیئے اور ان کی زمینیں ضبط ہونی چاہئیں اور آرٹیکل 6 کے نیچے ان کی ٹرائیل ہونی چاہیئے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔ جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تو جواب دینگے جی، آپ بیٹھیں ذرا، ان کا پہلے جی، چہ مفتی صاحب واورو نو بیا بہ تاسو اووایئ جی، آپ جواب دینگے جی ان کا۔ دوسری یہ ایک بات جو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کی کہ اسمبلی کا اجلاس، تو کل شام اسمبلی سیکرٹریٹ کو بہت لیٹ موصول ہوا ہے کل تقریباً دس بجے، تو ہمارے سیکرٹریٹ کا سٹاف پوری رات بیٹھا رہا ہے اور آپ لوگوں کو اطلاع دیتا رہا، تو اگر کوئی وضاحت ہوگی تو عاقل شاہ صاحب پھر اس کی بھی وضاحت کرینگے اور دوسری کی بھی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، جی۔

مفتی کفایت اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں بہت اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ جب آپ توجہ فرمائیں گے تو اس کا کوئی حل بھی نکل جائے گا۔ اس ایوان نے پہلے بھی ایک متفقہ قرارداد منظور کی ہے اور وہ موضوع کراچی میں ٹارگٹ 'کلنگ' کا ہے۔ جناب سپیکر، میں بہت زیادہ حیران ہوں کہ جب اپنے علاقے میں کوئی آتی ہوئی لاش دیکھتا ہوں اور میں اس کی وجہ پوچھتا ہوں کہ اس کو کیوں شہید کیا گیا؟ تو مجھے یہ جواب ملتا ہے کہ یہ اپنے قہوہ خانے میں بیٹھا ہوا تھا، چائے بیچ رہا تھا اور ایک آدمی نے آکر بہت سارے ہجوم میں اسی ایک کو ٹارگٹ کیا اور وہ چلا گیا۔ میرے تمام جتنے بھی پارٹی کے لیڈرز بیٹھے ہوئے ہیں، میری ان سے بھی درخواست ہے اور آپ سے بھی درخواست ہے کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے اور ہماری جو پختون ثقافت ہے، اس کے نقطہ نگاہ سے تمام کے تمام لوگ ایک جسم کی مانند ہیں اور کراچی میں اگر پختون بہت زیادہ پریشان ہیں تو پھر ہم یہاں خوش نہیں رہ سکتے۔ مجھے اس صوبے کے سیلاب کی پوزیشن بھی معلوم ہے اور مجھے بہت سارے اور ایشوز بھی معلوم ہیں اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ ہماری گورنمنٹ سیلاب کے ایشو پر بات کرے گی اور ایک تحریک استحقاق جمعیت علماء اسلام کی طرف سے آئی ہے، اے این پی کی طرف سے آئی ہے اور پیپلز پارٹی کی طرف سے بھی آئی ہے یا آنی چاہیئے یا مسلم لیگ (ن) کی طرف سے الطاف حسین کے خلاف، وہ بھی ایک اہم موضوع ہے اور اس پہ بھی بات ہو گی لیکن میں اس وقت آپ کو متوجہ کر رہا ہوں ٹارگٹ 'کلنگ' کی طرف کہ ہم اب یہ لاشیں مزید نہیں اٹھا سکتے، ہمارے کندھے تھک گئے ہیں اور ہم اپنا گناہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا خیبر پختونخوا میں پیدا ہونا گناہ ہے اور صرف معاش کیلئے تنگ دستی کے باعث میرا کراچی میں جانا گناہ ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: اور وہاں کراچی کی تعمیر کے اندر میرا حصہ یہ گناہ ہے؟ میری یہ درخواست ہو گی کہ ٹارگٹ 'کلنگ' کے موضوع پر یہاں سیاست نہ کی جائے بلکہ تمام کا تمام ایوان متفق ہو جائے اور آپ کی قیادت کے اندر ہم کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کریں کہ ہماری آواز ان پختونوں تک پہنچ جائے اور یہ Opportunity میں ضائع نہیں کروں گا کہ یہاں صوبہ سرحد میں پیپلز پارٹی گورنمنٹ کے اندر شامل ہے اور مرکز کے اندر بھی وہ گورنمنٹ کے اندر شامل ہے اور ہم بھی اس کے اتحادی ہیں اور یہی پارٹی سندھ میں 'رولنگ' پارٹی ہے۔ جب ایک ہی پارٹی کے پاس یہ ایڈریس ہوتا ہے تو اس کا آسان حل نکلتا ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں بہت زیادہ وضاحت کے ساتھ اس فریق کو نامزد کرنا ہے جو ہمیں لاشیں دے رہا ہے اور میں اے این پی کے ساتھ اس وقت بہت زیادہ افسوس کا اظہار بھی کرتا ہوں کہ ان کے صوبائی رہنما، ان کے مرکزی رہنما کو بھی ٹارگٹ 'کلنگ' کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ہمارے پاس کوئی ایسا چارہ نہیں ہے کہ ہم کیا کریں؟ جناب سپیکر، آپ ہمارے سرپرست ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: جناب سپیکر، آپ ہمارے بڑے ہیں، جب ہم ایوان میں کوئی چیز آپ کے سامنے رکھ دیں اور آپ کے کہنے سے پہلے معزز حضرات کہہ دیں کہ یہ نہیں ہو سکتا ہے تو ایسے میں ہم متفقہ واک آؤٹ بھی نہیں کر سکتے؟ اگر ہم واک آؤٹ کر کے دنیا کو یہ بتا دیں کہ پختونوں پر یہ ظلم ہو رہا ہے تو میں یہ سمجھونگا کہ ہم اگر حکمرانوں کی توجہ نہیں مبذول کرا سکتے تو کم از کم اپنے دل کی بھڑاس تو نکال سکتے ہیں، ایک پیغام دے سکتے ہیں کہ ہم آپ کی اس بات پر بہت زیادہ افسردہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ سیاست سے ہٹ کر اس بات کو متفقہ 'کاز' کے طور پر لے لیا جائے گا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، انشاللہ جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: اور یوں ایک ایسا قدم اٹھایا جائیگا جس کا اثر ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: انشاءاللہ۔ سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: جناب سپیکر، زۂ ستاسو مشکور یم چه ما له تاسو موقع راکړه۔ زما نه مخکښې مفتی صاحب، جاوید عباسی صاحب هم دوه اهم ایشوز اوچت کړل خو جناب سپیکر، زۂ دا ګنړمه چه ټهیک ده دا په کرکټ کښې چه کوم دغه شوې دې، دا هم اهم ایشو ده او د هغې سره هم د ملک بدنامی شوې ده، کراچئ کښې چه کوم ټارګټ 'کلنګ' دې نو په هغې باندې هم ضروری پکار ده چه خبره اوشی او په هغې باندې هم یو آواز زمونږه د دې اسمبلئ نه تلل پکار دی خو جناب سپیکر، د تیرو څو ورځو راسې چه زمونږه صوبه د کوم مشکل حالاتو نه تیریږی لګیا ده او کوم د سیلاب دا صورتحال جوړ دې نو زۂ دا ګنړمه چه دا زیاته اهم موضوع ده او پکار دا ده چه جناب سپیکر، زما به تاسو ته دا خواست وی چه په دې باندې تاسو پوره ټائم ورکړئ او په دې باندې تفصیلی

زما خیال دے کہ بحث اوشی ځکہ چہ پہ تیر اجلاس کښے هم لږ ډیر پہ دے باندے خبرہ اوشوہ خو بیا تفصیلی پہ دے باندے خبرہ اونہ شوہ او دے ایوان تہ کہ مونږہ راغلے یو او پہ دے ایوان کښے مونږہ ناست یو نو مونږہ د هغہ خلقو د نمائندګئ پہ حیث باندے دلتہ کښے راغلے یو چہ دلتہ بہ راځو او د هغہ خلقو نمائندګی بہ کوؤ۔ نن هغوی د یو مشکل حالاتو نہ تیریږی لګیا دی، نن زمونږہ صوبہ ټولہ د یو داسے صورتحال نہ تیریږی چہ زما خیال دے پہ تاریخ کښے د دے مثال نہ ملاویږی۔ زمونږہ معیشت مخکښے نہ د دهشت ګردئ او نور چہ کوم حالت وو، د هغے د وجے معیشت مخکښے نہ هم تباہ شوے وو او بیا دپاسہ پرے چہ د سیلاب دا صورتحال راغے نو زما خیال دے چہ بالکل هغہ معیشت ئے مونږ لہ ختم کړو او څو کالہ وروستو زمونږہ معیشت لاړو، زمونږہ پہ لکهونو خلق چہ دی هغہ نن بے کورہ د آسمان لاندے زمونږہ میندے خوئیندے چہ کومے د خپلو کورونو نہ بهر نہ وے وتلے، هغوی نن داسے بے سرو سامانہ ناستے دی، د هغوی د پارہ پکار دہ چہ پہ دے باندے تفصیلی بحث اوکړو جناب سپیکر، ځکہ چہ دے طرف تہ زۀ دا ګنړمہ چہ توجہ کمہ ورکړے شوے دہ او بیا خصوصاً جناب سپیکر، یو خو هغہ د 'ریسکیو' خبرہ وہ، بیا د هغہ ریلیف خبرہ وہ خو د دے نہ وروستو چہ د هغے کوم اثرات دی، زۀ ستاسو مشکور یم جناب سپیکر چہ پرون تاسو پہ دے باندے یو میټنګ کړے دے او پہ دیکښے خاصکر چہ د دے نہ کوم فوډ سیکیورټی ایشو بہ جوړیږی، پہ هغے باندے لږ ډیر پرون پکښے خبرہ شوے وہ خو زۀ بہ دا غواړمہ چہ پہ دے باندے پہ اسمبلئ کښے او پہ دے فورم باندے خبرے اوشی نو د هغے بہ زیات اثر وی ځکہ چہ دا صرف دا نہ وو چہ سیلاب راغے او بس اوبہ لاړے او تیرے شوے، خلق د یو تکلیف نہ تیر شو، د دے اثرات بہ د کلونو پورے پہ مونږ باندے وی، کہ هغہ د فصلونو پہ شکل کښے دی، کہ هغہ د خوراک پہ شکل کښے دی، کہ هغہ د نور کاروبار پہ شکل کښے دی نو د هغے اثراب بہ پہ هر یو کس باندے وی، کہ هغہ سیلاب وهلے دے او کہ نہ دے، پہ هغوی ټولو باندے بہ د دے اثرات راځی۔ جناب سپیکر، زما بہ دا خواست وی تاسو تہ چہ کہ د دے د پارہ تاسو پورہ یوہ ورځ مختص کړئ چہ پہ دے باندے تفصیلی بحث مونږہ اوکړو نو زما خیال دے دا بہ یو ښہ خبرہ وی جی۔

جناب سپیکر: تاسو یو ډیر اهم پوائنټ ته خبره راوستله خو نن زهٔ کورم-----

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ بی بی۔ زهٔ کورم، تاسو سیډ او فوډ واله خبره اوکړه نو ایکریکلچر منسټر صاحب هم نشته او زما په خیال سیکرټری صاحب ئے هم نه ښکاریږی۔ سبا به د دے د پاره ښه وی، دوئ ټولو ته هدایت کیږی چه څومره زمونږه د سیکرټریټ سټاف دے د دے سره Related، که هغه د ایری کیشن سیکرټری دے او که د ایګریکلچر دے او که د فوډ دے، دا ټول به سبا موجود وی چه آنریبل ممبرز په دے باندے کوم تجویزونه ورکوی چه په دے باندے پوره عملدرآمد اوشی۔ بی بی! تاسو په نوے خبره باندے، که نه عاقل شاه صاحب د سپورټس په باره کښے-----

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل،ثقافت): جناب سپیکر!

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تاسو په څه باندے وایئ؟ شاه صاحب! اودریږه د دے نه پس به تاسو-----

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: نه نه، د کرکټ خبره نه ده۔ Actually-----

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل،ثقافت): جناب سپیکر!

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: تاسو په سپورټس باندے هغه-----

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: نه نه، زهٔ هغے له هم راځمه کنه جی۔

(قطع کلامی)

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: نه نه، تاسو له خوئے څه ووټ نه دے درکړے کنه؟

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل،ثقافت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: (قہقہہ) خیر دے، دا د ګورنمنټ د طرف نه به د ټولو جواب تاسو اوکړئ۔ (قطع کلامی) ښه جی ښه۔ جی، نګهت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

(قہقہہ،تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، شکر ہے کہ عاقل شاہ صاحب جیسے لوگ ہمارے آنریبل ممبرز یہاں پہ جاگ رہے ہیں اور ماحول کو خوشگوار بنا رہے ہیں اور پھر یہ احساس نہیں ہو رہا کہ روزہ ہمیں تنگ کرے گا تو ایسی بات چیت اگر ہوتی رہی تو میرا خیال ہے کہ ہم اچھے ماحول میں بات کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے میری پارٹی کی طرف سے نمائندگی دی، میں اس بات پہ شکریہ آپ کا دوبارہ بھی ادا کرونگی۔ جناب سپیکر صاحب، جب پچھلا اجلاس ہوا تھا تو پہلے بھی یہاں پہ اس ایوان میں بات ہوئی تھی ٹارگٹ 'کلنگ' کے بارے میں اور کراچی کے حالات پر کہ جس طریقے سے ہمارے وہ لوگ، پختون بھائی جو معاش کیلئے جا رہے ہیں اور ان کو جس طریقے سے چن چن کر، یہاں پر میرا خیال ہے کوئی لوگ ایسے نہیں ہیں جو کسی کا نام لیں کیونکہ میرے بہت محترم ہمارے مفتی صاحب بھی بہت زیادہ Outspoken ہیں Vocal ہیں لیکن اس کے باجود وہ کسی کا نام نہیں لینا چاہتے لیکن میں یہاں پہ کھل کے نام لونگی کہ الطاف حسین جیسا بدمعاش جو باہر کے ملک میں بیٹھ کر یہاں کی کمائی کھا رہا ہے اور اسی کے کہنے پہ ہمارے پختون بھائیوں کی کراچی میں ٹارگٹ 'کلنگ' ہو رہی ہے اور ان کو چن چن کر مار دیا جا رہا ہے۔ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ایم کیو ایم اب پختونوں سے اتنی خوف زدہ ہو گئی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ پختون جو ہیں، وہ جدوجہد کرنے میں بھی ماہر ہیں، وہ اپنی معاشی حالات بہتر بنانے میں بھی ماہر ہیں اور کل کو ایسا نہ ہو کہ ہماری جو Monopoly ہے، یہ ختم نہ ہو جائے۔ جناب سپیکر، اس میں پہلے بھی ہماری ایک متفقہ قرارداد آچکی ہے اور ہم نے پہلے، میں پھر بھی یہ بات کرونگی کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے وہ اتحادی ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت کیلئے کوئی مشکلات پیدا ہوں، حکومت اتحادیوں کے ساتھ اپنے پانچ سال پورے کرے تاکہ اس کے بعد پتہ چلے کہ اتحادی کیا کر رہے تھے اور حکومت کیا کر رہی تھی؟ لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر انہی پانچ سالوں میں دو ڈھائی تین سال رہ گئے ہیں یا دو سال رہ گئے ہیں تو اس میں یہ ٹارگٹ 'کلنگ' اتنی زیادہ ہوتی رہی کہ وہ ہمارے پختونوں کی خدانخواستہ نسل کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، نہ صرف اس ایوان سے بلکہ قومی اسمبلی سے بھی اور اسی طرح پنجاب سے بھی، بلوچستان سے بھی اور سندھ سے تو ظاہر ہے کہ ایسی قرارداد آئے گی نہیں کیونکہ وہاں پہ تو گورنر بھی ان کا بیٹھا ہوا ہے اور وہاں پہ تمام لوگ ان کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر

صاحب، دوسری بات جو ہے، میں اس چیز کو Condemn بھی کرتی ہوں، میری پارٹی بھی Condemn کرتی ہے اور الطاف حسین کو یہاں سے للکارتے بھی ہیں کہ اگر تم باز نہیں آتے تو سب سے پہلے تو یہ ہے، اگر تم نے سیاست کرنی ہے تو تم وہاں پہ بیٹھ کر خود ساختہ جلاوطنی گزارنے کی بجائے پاکستان میں آکر عوام کا مقابلہ کرو کہ وہ کتنی حد تک تمہیں چاہتے ہیں، تمہارے کرتوتوں کو کس حد تک یہ لوگ جانتے ہیں اور تمہیں کس حد تک یہ لوگ پھر دوبارہ ووٹ دیکر یہاں پہ لیکر آئیں گے؟ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، ہمارے لوگ جو ہیں، میں یہاں پہ بڑے فخر سے یہ بات کرونگی کہ فوج اپنے ادارے میں متحد ہے، صحافی برادران جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ ایک ادارہ ہے اور صحافی برادران جو ہیں وہ متحد ہیں، ہر ادارہ، بیوروکریٹس متحد ہیں، ان کے بارے میں کوئی بات نہیں لیکن مجھے بڑے افسوس سے بات کرنی پڑتی ہے کہ ہمارے سیاست دان جو ہیں، وہ دو ہزار کے قریب ہی اسمبلیوں میں بیٹھے ہونگے، باقی سیاست دان باہر ہیں لیکن دو ہزار کے قریب سیاست دان، ہم سب لوگ مل کر متحد کیوں نہیں ہوتے اور ہم ان تمام لوگوں کے جوابات کیوں نہیں دیتے کہ یہاں سے جو بھی ڈنڈا یا اینٹ اٹھتی ہے تو وہ سیاست دان کے سر پہ پڑتی ہے اور ہم ایک دوسرے کے Leg pulling میں پڑے ہوئے ہیں؟ دوسرا جناب سپیکر صاحب، میں یہاں سے اس اسمبلی کے فلور سے اپنی پارٹی کی طرف سے Again الطاف حسین کے اس بیان کو Condemn کرونگی کہ اس نے جو کہا ہے کہ مارشل لاء لگایا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، الطاف حسین صاحب جمہوری آدمی نہیں ہے، وہ جرنیلوں کی گود میں پلا ہوا بندہ ہے اور جرنیلوں کی گود میں پلا ہوا بندہ مارشل لاء کی باتیں کر سکتا ہے۔ ہم اور یہ تمام اپوزیشن جماعتیں چاہتی ہیں کہ یہ حکومت اپنے پانچ سال پورے کرے تاکہ لوگوں کے مسائل حل ہوں۔ یہاں سے اس میں بھی ایک قرارداد جانی چاہیئے تاکہ الطاف حسین کو پتہ چلے کہ خیبر پختونخوا کے لوگ متحد ہیں، پختونوں کی ٹارگٹ 'کلنگ' کے بارے میں بھی اور مارشل لاء کے بارے میں اس نے جو زبان کھولی ہے تو یہ کہ یہ لوگ جمہوریت چاہتے ہیں۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، جو کرکٹ کے حوالے سے ہماری بدنامی ہوئی ہے نیشنل اور انٹرنیشنل طور پہ، تو اس کا جواب میرے خیال میں عاقل شاہ صاحب دینا چاہ رہے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر بھی یہاں سے ایسی کارروائی ہونی چاہیئے کہ میڈیا پہ جس طریقے سے ہمارے کرکٹرز کو جو کہ ہمارے قومی ہیروز مانے جاتے ہیں، ان کے بارے میں جو باتیں ہو رہی ہیں، چاہے وہ سچ ہے یا جھوٹ ہے لیکن جس طریقے سے بھی ہو اس کی باقاعدہ انکوائری ہونی چاہیئے۔ چاہے یہ یہاں پہ ہو، چاہے یہ قومی اسمبلی میں ہو، چاہے یہ سینٹ

میں ہو لیکن اس کے بارے میں یہ بات ہونی چاہیئے۔ چوتھی بات جناب سپیکر صاحب، میں دو تین اور باتیں کرونگی کہ سیلاب کے بارے میں جو آپ نے میٹنگ بلائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کل ہو گی نا جی، کل اس پہ ڈیٹیل سے بات ہو گی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب سید عاقل شاہ صاحب، سید عاقل شاہ صاحب۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد جی۔ سید عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت): جناب سپیکر، آپ کو یہ معلوم ہے کہ بہت سے 'ٹاپکس' ہمارے پاس ہیں، ٹارگٹ 'کلنگ' کی بات ہو رہی ہے، سیلاب کی بات ہو رہی ہے مگر چونکہ جاوید عباسی صاحب نے میچ فکسنگ کے متعلق بات کی تو As Sports Minister, Pakhtunkhwa میں اس کے اوپر آپ کی اجازت سے چند ایک گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے بات یہ ہے جی کہ سن 1998ء میں مجھے سینٹ کی طرف سے ایک سپیشل کمیٹی دی گئی جو کہ اس وقت میں نے چیئر کی اور وہ سٹینڈنگ کمیٹی بھی Proved into the match fixing allegation on Pakistan Cricket team۔ میرے ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی کے جناب اقبال حیدر صاحب اس وقت اس کے ممبر تھے۔ ہم نے اس کمیٹی میں کام شروع کیا۔ میں نے اس وقت کافی 'پلیئرز' کو بلایا اور وہاں پہ ان سے بات چیت کی۔ اتنے میں ہائی کورٹ کے ملک قیوم صاحب کے، جسٹس قیوم صاحب کی وہ Prove کمیٹی جس وقت بن گئی تو معاملہ Sub judice ہو گیا مگر میں نے وہ رپورٹ دینے سے پہلے ایک بات اس وقت کہی تھی اور وہ یہ تھی کہ جو Players میچ فکسنگ میں ملوث ہیں ان کو اگر آپ نے سزا نہ دی تو یہ جراثیم جو ہیں، ان کو آپ کبھی بھی کنٹرول نہیں کر سکیں گے اور وہ بات سن 1998ء کی آپ کے سامنے ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں، آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک میچ پکڑا گیا، ایسے سینکڑوں میچز جن میں یہ میچ فکسنگ کرتے ہیں اور میں یہاں اس فلور آف دی ہاؤس پہ آپ کو یہی بتانا چاہتا ہوں کہ آپ فرق دیکھیں گے Between match fixing and spot bating، یہ جو آپ کا معاملہ ہے، یہ لارڈز والا یا یہ انگلینڈ کے ٹور کا یہ Total based ہے On spot bating۔ آپ یہ دیکھیں کہ ایک 'پلیئر' No ball کراتا ہے اور No ball بھی اس طریقے سے کراتا ہے کہ اس

کا پاؤں ایک گز آگے جاتا ہے 'کریز' سے اور پھر دوسرا کلاکار جو ہمارا کپتان ہے، اس نے ہاتھ سے بورہ اٹھایا ہوا ہے اور پہلے سے تیار کھڑا ہے حالانکہ وہ دنیا کو بتانا چاہتا ہے کہ اس کا پاؤں 'سلپ' ہوگیا ہے اور میں یہاں پہ بورہ ڈال رہا ہوں۔ آپ یہ دیکھیں کہ میچ فکسنگ دنیا میں ہوتی ہے اور پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک بھی کرتے ہیں مگر وہ اپنی ٹیموں کو جتوانے کیلئے میچ فکسنگ کرتے ہیں اور ہمارے والے اپنی ٹیم کو ہرانے کیلئے میچ فکسنگ کرتے ہیں، This is treason، آپ نے اپنے ملک کے ساتھ غداری کی ہے اور میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ بات بھی آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ بات ان کے اوپر ثابت ہو جائے تو ان پر Life ban لگانا چاہیئے، ان کو قید کرنا چاہیئے اور ان کی جائیدادیں ضبط کرنی چاہیئں۔ (تالیاں)

اس لئے کہ آپ نے یہ بھی دیکھا کہ یہ سارا پاکستان اس میں Involve ہے کہ جس وقت ہم دہشت گردی کی لپیٹ میں تھے اور انہوں نے وہاں ٹو نٹی ٹو نٹی کپ اٹھایا تو سارا پاکستان جاگ اٹھا۔ آپ کو یاد ہے کہ لوگوں نے سڑکوں پہ آکر مٹھائیاں بانٹیں، ہماری مائیں اور بہنیں گھروں میں بیٹھ کر، جب یہ بیٹنگ کر رہے ہوتے ہیں تو ان کیلئے دعائیں کر رہی ہوتی ہیں۔ لوگوں نے نوافل مانے ہوتے ہیں اور یہ وہاں پہ جاکر پاکستان کے ساتھ غداری کرتے ہیں۔ میں آپ سے اور اس ہاؤس سے یہ التجاء کرتا ہوں کہ آپ بھی مہربانی کرکے فیڈرل گورنمنٹ کو اور خاص طور پر Pattern of the Pakistan Cricket Board جناب پریزیڈنٹ آف پاکستان، زرداری صاحب اور جناب پرائم منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کریں، فیڈرل منسٹر سپورٹس اور سیکرٹری سپورٹس سے آپ ریکویسٹ کریں کہ اس کے اوپر پورا ایکشن لیں اور میری تجویز یہ ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے تو They should be banned for life and all their properties should be confiscated۔ آپ یہ دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ کرکٹ کے کئی 'پلیئرز' ایسے ہیں کہ لاہور کے گلبرگ میں یہ فلاں کی کوٹھی ہے، ماڈل ٹاؤن میں یہ فلاں کی کوٹھی ہے، یہ لندن میں فلیٹ ہے، اس کی جرمنی میں فلیٹ ہے تو یہ کہاں سے آتا ہے؟ یہ جو جراثیم ہے 'سپاٹ فکسنگ' میں، یہ بڑا آسان ہے۔ آپ نے ٹیلیفون کے اوپر بات کی، بکنگ کیلئے بات کی ہوئی ہے کسی کے ساتھ کہ یہ No ball ہوگا، وہ اس کو کہتا ہے کہ یہ No ball نہیں ہوگا، وہ اس کو 'ریٹ' دیتا ہے پانچ پانچ کا، چھ چھ کا، دس دس کا، یہ ادھر سے No ball پھینک دیتا ہے اور ایک ایک بال کے اوپر پچاس پچاس ہزار، ایک ایک لاکھ، دو دو لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی 'بیٹنگ' ہو رہی ہے اور یہ یہاں پر موج کر رہے ہیں اور ہماری مائیں بہنیں ان کیلئے دعائیں کر رہی ہیں۔ لعنت ہے ان پہ اور ان کو شرم آنی چاہیئے، ان کو شرم آنی

چاہیئے، اگر یہ ثابت ہو جائے اور اگر ان کو سزا نہ دی گئی تو وہ بات میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میچ فکسنگ کا جراثیم اس ملک سے ختم نہیں کر سکیں گے۔ بہت شکریہ سر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب پرویز احمد خان: جناب سپیکر، زۂ خبره کول غواړم چه زمونږ په علاقه کښے د سیلاب سره په ډیره غټه پیمانه باندے تباهي راغلے ده او تر اوسه پورے زمونږ سره هیڅ قسمه هم سپورټ نشته او خلق د خپل کورونو نه بهر پراته دی۔ زۂ دا خبره کول غواړم چه مونږ سره به څه کیږی او-----

جناب سپیکر: د سیلاب خبره کوئ؟

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، هلته خلقو ته ډیر تکلیف دے او څوک تپوس والا-----

جناب سپیکر: پرویز خان! تاسو څه باندے خبره کوئ؟

جناب پرویز احمد خان: زۂ دا عرض کول غواړم چه د سیلاب متعلق داسے کومه-----

جناب سپیکر: سیلاب باندے، سیلاب باندے جی؟

جناب پرویز احمد خان: سیلاب باندے چه یره مونږ سره څه اوشو او دا څه کیږی؟ مونږ سره هیڅ قسمه داسے سپورټ نشته۔ زۂ پخپله باندے د هغے Affectee یم، زما ټول خاندان Affectee دے۔

جناب سپیکر: داسے کوؤ جی-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یو منټ جی، تاسو واورئ۔ دا Concerned منسټران صاحبان یو هم نشته، گیلری خالی ده، سیکرټریان صاحبان هم نشته نو د دے د پاره، سبا ورځ د دے د پاره ایږدو چه دا ټولے گیلرئ هم ډکے وی او ټول افسران هم راغلے وی او وزیران صاحبان هم ناست وی۔ دا اوگوره وزیران یو هم نشته۔

جناب پرویز احمد خان: جناب والا، زۂ عرض کول غواړم چه زمونږه ډیر بد حال دے او په ایمان چه زمونږ تپوس چا نه دے کړے تر اوسه پورے چه زمونږ څه حالات دی، په نوښار کښے څه اوشو، په چارسده کښے څه اوشو، په شانگله کښے څه اوشو

او په ټول سوات کښې څه اوشو؟ مونږه په داسې حالاتو کښې د خپلو کورونو نه اوزګاريدلې يو، تبنتيدلې يو چه هغه د مرګ او ژوند يو مسئله وه خو شکر دې چه هغه سرونه مو بچ دی۔ نن زمونږ په ضلعو کښې چه کوم تقسيمونه شوې دی، قسم په خدائې هسې زمونږ نومونه ئې پکښې اچولې دی، هغه شرمندګی ئې زمونږ په سر اچولې ده، نور انتهائی ظلم شوې دې، زيادتی شوې ده، په غلطه طريقه، تر اوسه پورې چه داسې کيږی دا ټول غلط روان دی، خدائې رسول ته اوګورئ، مونږ سره د هيڅ چا سپورټ نشته، د خپل ملک د عوامو سپورټ وو، دا څنګه چه راغلې دی او راځی دا د عوامو د طرف نه کيږی، د هغوی شکريه مونږ ادا کوؤ، که هغه په بهر وطن کښې دی او که دلته دی، ټولو مونږ سره پوره مرسته کړې ده او کوی۔ صرف زما دا ګيله ده چه زمونږ د ګورنمنټ، که د سنټرل ګورنمنټ دې او که صوبائی ګورنمنټ دې، په ايمان که دوئ زمونږ څه تپوس تر اوسه پورې کړې دې۔ مهربانی اوکړئ، زمونږه هر يو شے تباه دې، زمونږه ايګريکلچر تباه دې، زمونږه نور هر څه تباه دی، دې طرف ته راشئ۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا ټهيک وائی جی۔ نه تاسو واقعی صحيح وايئ، ډير تکليف دې۔ نه ډير تکليف دې او د دې د پاره سبا پوره ورځ ايږدو چه دا ټول وزيران صاحبان هم وی او بشير بلور صاحب به لږ ډير وضاحت اوکړی جی۔ جناب بشير بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپيکر صاحب! ستاسو شکر ګزار يمه۔

<u>جناب سپیکر:</u> اودريږه۔ سبا ورځ ده، د سيلاب د پاره سبا ده۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپيکر! مونږ د الطاف په سټيټمنټ باندې چه هغه د جمهوريت خلاف يو خبره کړې ده، د هغې متعلق خبره کول غواړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه۔ هغه يو يو ته ورکوؤ کنه، ستا د پارټئ نه جاويد عباسی صاحب اوکړې خبرې، دې يو يو پارټئ ته، يو يو تن خبره۔۔۔۔

<u>سینئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپيکر صاحب! ستاسو شکر ګزار يمه۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب بشير احمد بلور صاحب۔ تاسو بی بی! کښينئ، دا ايجنډا نمټاؤ کړو، بيا ستاسو هاؤس دې۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ہمیں موقع دیں۔

جناب سپیکر: دا دغه چه اوشی کنه جی، ایجنڈا اوشی، د هغے نه پس بیا ستاسو خپل هاؤس دے چه څه وایئ هغے له به موقع درکړو۔ جی جناب بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب! عباسی صاحب خبرے اوکړلے او د هغے جواب زمونږ منسټر صاحب ورکړو او مفتی صاحب، سکندر خان صاحب، نگہت اورکزئی صاحبه او پرویز خان کومے خبرے اوکړے او بیا دا ټهیک خبره ده چه دیکښے مشکلات پیدا شوے وو او بالکل دا څنگه چه تاسو اوفرمائیل سبا به په دے ډسکشن کوؤ، حکومت به خپل مؤقف هم وائی، د دوئ چه هر څنگه خوښه وی، بالکل د دوئ هر یو خبره سر په سترگو خو مونږ به هم خپل هغه کلیئرنس ورکوؤ۔ د دوئ حق دے چه دوئ خبرے اوکړی خو زۀ نن چه عرض کوم، هغه صرف په دے دے چه دا الطاف حسین چه کوم بیان ورکړو، په هغے باره کښے زۀ صرف تاسو ته، هاؤس ته د دوئ توجه را گرځوم۔ مفتی صاحب هم په هغے باندے خبرے اوکړلے، نگہت اورکزئی هم خبره اوکړله، دا 'نیوز' اخبار دے جی، دیکښے لیکی چه: "Altaf Hussain had told his party workers on sunday that military generals had imposed martial law in the past and they could take a similar action again to wed out corrupt politicians and his party would support such an act". او د دے مطلب دے چه مارشل لاء چا لگولے وه، هغوی چه بیا اولگوی نو مونږ به هغوی سپورټ کوؤ۔ بیا ئے دا هم وئیلے دی دیکښے چه کوم محب وطن جرنیل وی، نو زۀ دا تپوس کول غواړم چه هغه محب وطن جرنیل صاحب، څوک به وائی چه دا محب وطن دے، الیکشن به کوی فوج کښے؟ دا خو فوج کښے د یو Difference of opinion پیدا کولو خبره ده، فوج کښے د بغاوت پیدا کولو یو خبره ده، زه خو دا پوهیږم چه هر یو جرنیل چه هغه جرنیل جوړیږی نو خا مخا محب وطن وی او زمونږ دا جرنیلان، محب وطن جرنیلان مونږ لیدلے هم دی، ایوب خان صاحب پهلا مارشل لاء لگولے وه، تاسو ته به یاد وی چه هغه 56، 44 یعنی هغه Parity جوړه کړے وه 56% د ایسټ پاکستان پاپولیشن وو او 44% زمونږ وو او دوئ

Parity جوړه کړه چه برابر شی، نو د هغے په وجه دومره هلته نفرت پیدا شو۔ د یحیٰ خان وخت کښے 1971ء کښے د قائداعظم پاکستان چه دے، هغه دوه حصو کښے تقسیم شو او ویسټ پاکستان چه دے هغه بنګله دیش جوړ شو او زمونږ دا اوس پاکستان چه دے دا د قائداعظم پاکستان نه دے۔ هغے نه پس یو بل جرنیل راغلو چه هغه ضیاءالحق صاحب وو۔ دا نن چه مونږ د دهشت ګردئ او دا مونږ چه هر څه نن ریبو لګیا یو، دا هم د هغه ضیاءالحق په مهربانئ چه هغه اسلام کا قلعه، افغانستان کښے جنګ، روس سره مقابله او د انګریزانو، د امریکے ډالرے او یو امریکن هم مړ نه وو خو هغے جنګ کښے تقریباً پنځوس لکهه پښتانه شهیدان شوے وو، پنځوس لکهه مسلمانان پښتانه چه دی، هغه'مائیګریټ' شوے وو په ټوله دنیا کښے۔ دا د هغوی کاروو چه هغه مهربانی ئے کړے وه چه هغه وخت کښے مونږ ته ئے څه راکړل؟ هیروئن کلچر او کلاشنکوف، د هغوی نه مخکښے نه چا هیروئن پیژندل او نه کلاشنکوف چا پیژندو، دا د هغه جرنیل یو کارنامه وه۔ هغے نه پس مشرف جرنیل صاحب تشریف راوړو۔ مشرف باره کښے به زهٔ دا عرض اوکړم چه دا هغه جرنیل صاحب دے چه هغه نائن/ الیون باندے د یو'انډر' سیکرټری آف سټیټ په ټیلیفون باندے'یو ټرن' واغستو او دا پاکستان چه اوس کوم تباهئ ته مونږ روان یو او دا کوم افغانستان کښے چه حالات جوړیږی، هغه هم هغه نائن الیون والا حالات دی چه مونږ تر اوسه پورے هغے باندے لګیا یو او زهٔ دا وایم چه دا هغه جرنیلان صاحبان دی چه هغوی دے ملک کښے دومره تباهی راوستے وه او دے بیا هم وائی چه یو جرنیل راولئ۔ په هغے کښے تاسو سیکشن6 چه دے د کانسټی ټیوشن، دا اوګورئ نو هغے کښے دا وائی چه: “Any person who abrogates or attempts or conspires to abrogate, subverts or attempts or conspires to subvert the Constitution by use of force or show of force or by other un-constitutional means shall be guilty of high treason”۔ نمبر 2 “Any person aiding or abetting چه سپورټ کوی چه دعوت ورکوی the acts mentioned in clause(1) shall likewise be guilty of high treason”.۔ زهٔ دا عرض کوم سپیکر صاحب، چه دا سے سړے چه هغه د مارشل لاء پیداوار وی، ضیاءالحق دور نه مخکښے چا دا ایم کیو ایم نه پیژندو، د ضیاءالحق په

وخت کښې دا ایم کیو ایم راغلو او بیا وائي چه زۀ خو اووه میاشتې قید شوے یمه، اووه میاشتې قید شوم او بیا دومره زیاته ترقي ئې د هغوی دور کښې کړې ده چه تاریخ گواه دے او بیا وائي چه ما باندې، تپوس هغه او کړو چه ته بهر ولې ناست ئې؟ ته چه سیاست کوې او د پاکستان خبره کوې او نیشنلټي ستا سره د برطانیې ده؟ نو هغه وائي چه ما باندې یو بلاسټ شوے وو نو یو بلاسټ چه اوشو ته لاړې او په زرګونو میله بره اوتښتیدې او خدائې فضل سره څلور ځله په ما Attempt شوے دے خو زۀ اوس هم خپل پیښور کښې ولاړ یمه، خپلو خلقو سره ولاړیم۔ سپیکر صاحب، داسې سړے چه هغه ځان ته لوئے لیډر وائي او هم داسې کراچۍ کښې دا تکلیف چه کوم دے څنګه چه مفتي صاحب اوفرمائیل چه هغوی کراچۍ کښې خپله 'سپرمیسی' نه پرېږدي او بیا نن داسې خبره کوي وائي چه ما خو د مارشل لاء خبره نه ده کړې، میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایماندار لوگ اور ٹیکنوکریٹس کو حکومت دی جائے۔ آیا دے کانسټي ټیوشن کښې د ایماندار لوګ او د ټیکنوکریټس خبره شته، دا تپوس کوؤ چه دا ایماندار به څوک پوائنټ آؤټ کوي چه دا ایماندار دے او دا بے ایمان دے؟ د دے د پاره کومه Criteria به وي او بیا زۀ تپوس دا کوم چه دا ټیکنوکریټس، شوکت عزیز هم ټیکنوکریټ وو، د ملک څه حالات دوئ جوړ کړل؟ دا تپوس هم کوم چه ته لندن کښې ناست ئې او ته لندن کښې داسې شاهانو په شان ګرځې او دا دومره، نائن الیون کښې په اربونه روپو باندې تاسو دا خیراتونه کوئ، دا پیسے د چرته نه راځي، دا تاسو د کراچۍ د هغه سیټهانو نه بهته نه اخلئ، د انډسټریلسټس نه تاسو دا پیسے نه اخلئ؟ سپیکر صاحب، بیا وائي چه میں لوگوں کو کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے ان کے بند توڑے ہیں، ان کی زمینوں پہ قبضہ کر لیں اور ان کے گھروں پہ قبضہ کر لیں، ان کو ختم کر دیں۔ سپیکر صاحب، دا Instigation دے، دا هم یو تاسو ته زۀ عرض اوکړم چه دپاکستان پینل کوډ (اے) لاندې:

"Whoever by words either spoken or written or by sign or by visible representation or otherwise, bring or attempt to bring into hatred or contempt or excites or attempts to excite, disaffection towards the federation or provincial government establish by law, shall be punished with imprisonment for life"۔ دا چه کوم یو سړے د Lawful حکومت خلاف داسې اعلان کوي او

پخپله ناست دے لندن کښے او جنګوی څوک؟ مسلمان ورور په مسلمان جنګوی او Lawful حکومتونو ته وائی چه دا لرے کړئ او تاسو راشئ نو ته خو راشه کنه دے پاکستان ته، مخا مخ شه دے خلقو ته، تا ته به پته او لګی چه دا څه حالات دی د ملک؟ دے حالاتو کښے مونږ حکومت کوؤ چه په خپلو سرونو باندے لوبے کوؤ۔ فلډ دلته دے دا زمونږ ټوله صوبه، ټوله صوبه څه چه ټول پاکستان نن سبا دومره تکلیف کښے دے چه زما خیال دے برصغیر کښے دومره لوئے سیلاب چرته نه وو راغلے لکه څومره چه دے وخت کښے راغلے دے او الطاف حسین لګیا دے او خلقو ته داسے Misappropriation کوی او خلق ذهنی طور باندے داسے خرابوی چه هغه حکومت او د عوامو سره یو جهګړه جوړه شی، نو په دے وجه زۀ دا ریکویسټ کوم دے هاؤس ته، تاسو ته هم ریکویسټ کوم چه پکار ده چه د دۀ خلاف د آرټیکل 6 لاندے مقدمه درج کړے شی او بله مقدمه د د 124 (A) لاندے درج کړے شی او دے د انټرپول باندے رااوغوښتے شی او عدالت ته پیش د کړے شی چه د دۀ نه تپوس اوکړی چه دۀ د پاکستان خلاف ولے داسے خبرے کړے دی، د عوامو خلاف ئے داسے خبرے ولے کړے دی؟ او بیا د جرنیلو خلاف ئے خبرے کړے دی او بیا جرنیل راولی، هغه جرنیلانو، د څلور جرنیلانو ما تاسو ته قیصه اوکړله چه د ملک نن ټوله تباهی چه ده هغه د دے جرنیلانو د لاسه ده۔ سپیکر صاحب، بل تاسو ته خبره اوکړم چه دا کیانی صاحب چه دے، 'پرزنټ' جنرل چه دے، دۀ چه کوم وخت 'ټیک اوور' اوکړو نو هم هغه وخت چه دا کوم کوم فوجیان په سول محکمو کښے وو، هغه ټول ئے واپس کړل چه یو فوجی کس به هم په سول محکمه کښے نه وی۔ نو داسے چرته آسان هم نه ښکاری چه څوک داسے مارشل لاء لګولو خبره کوی، نو دے دا خبرے کوی او خلقو کښے کنفیوژن پیدا کوی۔ عموماً خلق، اخبارونو والا هم دا لیکی چه "*کسی نے اس کو کہا ہو گا*" دا فوج هم بد ناموی، نو زۀ دا وایمه چه د پرویز مشرف وخت کښے داسے حالات وو چه پرویز مشرف دا اعلان کړے وو چه فوجی خلق د وردئ کښے عوامو ته نه ځی، نن فوج چه چرته ځی نو خلق ورباندے ګلونه شیندی نو دا د فوج حالات دی چه فوج مارشل لاء کښے وی نو خلق وائی چه وردئ کښے هم مه ګرځه او چه کوم وخت فوج د خپلو عوامو خدمت کوی، د قوم او د ملک نو

هغه وخت خلق ور باندے گلونه شیندی۔ زۀ وایمه چه داسے خبرے کول د ملک سره غداری ده، د عوامو سره غداری ده او د دے پاکستان سره غداری ده۔ دوئ ته سخت نه سخت سزا پکار ده چه ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

Malik Qasim Khan Khattak: Point of order.

جناب سپیکر: دا ایجنډا اول نمټاؤ کړو-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔آپ سب نے جو کچھ بھیجا ہے، وہ سب مجھے معلوم ہے،اس پہ سیکر ٹریٹ نے بھی کام کیا ہے، یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی، سیکر ٹریٹ اور رولز کے مطابق-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ ایک اہم ایشو ہے، یہ آئین کے خلاف بات ہے،اس نے غداری کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی بات ایسی ہے-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! ہمیں ضرور موقع ملنا چاہیئے اور ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوا تو ہم سمجھیں گے-----

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! ہمیں بات کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔جناب، یہ بہت اہم ایشو ہے اور اس ایوان میں ہم اپنا مؤقف ضرور لائیں گے اور اس شخص کو جس نے جمہوریت کے خلاف بیان دیا ہے تو اس کی سزا کا مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نه، عدالتونه کهلاؤ دی، ورځئ کنه۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ہم-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: میں آپ سے گزارش کرتا ہوں، آپ بیرسٹر صاحب ہیں، آپ سارے قانون دان ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: اس وقت بیٹھ جائیں آپ سب۔آپ سب بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ سارے بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر جمعیت علماء اسلام (ف) کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دا زما غلطی دہ چہ تا لہ ما موقع درکڑہ او تہ د ټولو نہ مخکښے پاځیدے۔ گورہ د ھر څیز، د اخلاقو مظاھرہ اوکڑہ۔ چہ یو سڑے-----

(شور)

جناب سپیکر: بی بی! تا ھم خبرے اوکڑے او تا ھم اوکڑے۔ تاسو دواڑہ کښینئ۔ تاسو دواڑو خبرے اوکڑے تاسو کښینئ۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، بات ایسی ہے جاوید، بیرسٹر جاوید صاحب! میں آپ سے ایک رائے لینا چاہتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: منور خانہ! تہ ھم وکیل ئے تاسو کښینئ، تاسو نہ رائے اخلمہ۔ آپ سے رائے لے رہے ہیں، آپ تو بیٹھ جائیں نا، آپ بیٹھ جائیں، آپ سے رائے لیتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ سارے بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ تو جائے نا، آپ نے ایک گھنٹہ بات کی ہے بس اب تو بیٹھ جاؤ۔

(شور)

جناب سپیکر: سنو، تو ہماری بھی سنو ناں۔ اس کی بات چھوڑو۔ آج کل آپ کو پتہ ہے کہ عدالتیں آزاد ہیں۔ آپ کو کس نے، وہ راستہ منع کر رہا ہے کہ آپ جائیں اور اس کے خلاف مقدمہ درج کرے؟

جناب محمد جاوید عباسی: عدالتیں کانسٹی ٹیوشن کے نیچے کام کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے ادھر-----

(شور)

جناب سپیکر: وہ پریویلج میں نہیں آرہا ہے۔اس میں،اس میں دیکھو، کلیئرکٹ میں نے رولنگ دے دی ہے کہ وہ اس پریویلج موشن میں نہیں آتی اور سپیکر کا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کے اور راستے ہیں ناں،اور راستے ہیں تو ادھر آپ Adopt کرے ناں۔

جناب محمد جاوید عباسی: عدالتیں کانسٹی ٹیوشن کے نیچے کام کرتی ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔ بس یہ کافی ہو چکا جو کچھ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بات کریں، شازیہ اورنگزیب بی بی، شازیہ اورنگزیب بی بی۔ان کو موقع دیں،آپ ان کو موقع دیں۔

Ms. Shazia Auranzeb Khan: Thank you Mr. Speaker.

جناب سپیکر: جی شازیہ۔

Ms Shazia Aurangzeb Khan: Thank you Mr. Speaker. Janab Speaker, I am not going to go hereby and I am going to stick to the point what I want to send a message to all the Members here and to the Members sitting in all the others assemblies.

جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے فیڈرل حکومت سے مطالبہ کرتی ہوں کہ جناب ایک شخص جو Treason کا مرتکب ہوا۔

جناب سپیکر: یہ آپ سب ذرا 'سیریس' سنیں جی۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر، وہ پارٹی جو صرف ایک شہر کے اوپر حکومت کرتی ہے، آج اس شہر کے اوپر قبضہ کرنے کیلئے بیٹھی ہوئی ہے۔جناب، میں مطالبہ کرتی ہوں حکومت سے، فیڈرل حکومت سے کہ جناب، ایک خصوصی اجلاس بلوائیں، ایک قرارداد پاس کریں اور اس قرارداد میں یہ ہو جناب، اس کا ایجنڈا یہ ہو کہ جو شخص Self exile میں دس سالوں سے باہر بیٹھا ہوا کٹھ پتلی بنا ہوا ہے تو جناب سپیکر،

اس کی پارٹی کی رجسٹریشن کینسل کی جائے تاکہ آئندہ وہ الیکشن کرنے کے اہل نہ رہے۔ (تالیاں)
جناب، ایک شخص جو اٹھارہویں ترمیم کو ماننے کے باوجود آج کانسٹی ٹیوشن کی دھجیاں ادھیڑ دینے پر لگا ہے، جو اتنا Insensitive ہے کہ جس کو نظر نہیں آتا ہے کہ آج پورے پاکستان میں قہر کی ایک لہر اٹھی ہوئی ہے، اس کو کچھ نظر نہیں آتا ہے لیکن آج وہ پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن کو مروڑنے کی کوشش کر رہا ہے اور آرمی کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جناب، آرمی کا 'امیج' آج آسمانوں کو چھو رہا ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک قرارداد لائی جائے اور ایسے شخص کو Treason کی سزا دی جائے 'انڈر' آرٹیکل 6۔ Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ بی بی۔ ایک دو تین مشران ذرا وہ مولوی صاحبان کو لے آئیں۔ (قہقہہ)
نہیں نہیں، ان کو لانا پڑے گا، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، اعتکاف میں بیٹھے ہیں۔ (قہقہہ)
نہیں، اعتکاف میں۔ عبدالاکبر خان! لږ دوئ راوله، مفتی صاحب دے او هغوی دی۔ یو دوه مشران نور هم، پرویز خان! تاسو هم ورسره شئ او یو دوه مشران نور هم ورسره لاړ شئ۔ مختیار خان څه شو؟ جی، ثاقب الله خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب سر، ستاسو 'اټینشن' غواړمه جی، ستاسو یو رولنګ مے پکار دے جی۔ سپیکر صاحب! اجازت دے؟ سر، دا تاسو که د کانسټی ټیوشن آرټیکل 128 راواخلئ جی------

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: دیکبنیے سر، تاسو اوګورئ، لیکلے ئے دی چه: "The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied" ، جناب سپیکر صاحب!-----

<u>جناب سپیکر</u>: یو منټ جی، بس ایک منٹ، هغه کانسټی ټیوشن ته راځم۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: بنه جی۔ سر، دا آرټیکل 128 دے د کانسټی ټیوشن:
"The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied the circumstances exist which render it necessary to take immediate action, make and promulgate an Ordinance as the circumstances may require". سر، دا آرټیکل

Govern کوی د گورنر پاورز، چه کله دے آرډیننس Promulgate کولے شی جی۔ سر، نن ایجنډا کښے ما کوشش کولو چه په دے ټائم دا پوائنټ آف آرډر اوچت کړمه چه ایجنډے ته هم راشو جی او دا ډیر یو ضروری کار دے۔ نن جمهوری ادارے ډیر زیات Under threat دی جی او په دے باندے مشرانو ډسکشن اوکړو او هرے یوے پارټئ پرے هم اوکړو جی، نو سر، دا اوگورئ، دا نن چه ایجنډا کښے دوه داسے آرډیننسز دی، یو په انیس۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لړ اوگورئ جی تاسو، دا سیریس اوگورئ، دا ممبر صاحب څه وائی۔ جی، ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر، په انیس جولائی باندے Promulgate۔۔۔شوے دی جی۔ یو Provincial Ombudsman دے جی او دویم چشمه رائټ بینک کینال (لفټ کم گریویټی) پراجیکټ ایریاز، سر دا نن پیش شوے دی او دا Promulgate شوے دی په انیس جولائی باندے۔ اوس سر، په انیس جولائی باندے گورنر صاحب اسمبلی هم 'سمن' کړے ده، نو زما رولنگ دا پکار دے ځکه چه زهٔ دا گڼرمه چه زمونږه دا لاء ډیپارټمنټ زمونږه دا ټوله اسمبلی Undermine کوی لگیا دے جی۔ دیکښے آرټیکل 128 اوگورئ، هغے کښے ئے دا لیکلے دی چه If necessary، چه ضرورت ئے وی او دویمه دا خبره ده چه If the Assembly is not in session، نو دا جی د ارجنټ نیچر پراجیکټس نه دی، نو په یوه ورځ باندے چه په کومه ورځ باندے گورنر صاحب اسمبلی سیشن راغواړی، وړومبے په 20th ئے راغوښتے وو، بیا هغه Postpone شو 26th ته شو جی۔ هم هغه ورځ دوه آرډیننسز کیږی چه هغه نه د ارجنټ نیچر دی او نه بل څه داسے ضرورت دے چه اسمبلی سیشن به راځی په درے څلور ورځو کښے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، هم په دے ورځ باندے اسمبلی هم راغوښتے شوے ده؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل سر، په انیس باندے اسمبلی هم 'سمن' شوے ده او دا ئے هم کړے دی۔ سر، زما ریکویسټ دا دے چه دیکښے یو رولنگ راشی چه ارجنټ نیچر نه وی او تاسو 'سمن' کوئ او پروگرام وی، اوس خو سل ورځے دے

جی نو پکار دا ده چه دا شے بند شی۔ نو سر، دا ریکویسٹ دے، رولنگ پکښے ستاسو غواړم جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں بھی اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه، دۀ پسے جی، دۀ پسے جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ثاقب خان چه دا کوم پوائنټ اوچت کړو، بالکل ډیر اهم پوائنټ دے۔ جناب سپیکر، دا زمونږه د دے ټولے اسمبلئ سره تعلق ساتی، ځکه چه دا یو ډیر عجیبه 'ټرینډ' شروع شوے دے جناب سپیکر، او څه مودے نه دا شروع دے۔ مونږه دے اسمبلئ ته چه راغلے یو، دلته کښے ناست یو نو د دے د پاره راغلے یو چه لیجسلیشن اوکړو جناب سپیکر۔ زمونږه او د هغوی هغه کوم چه 'لاجک' دے هغه دا دے چه ټول خلق ناست وی او یو لیجسلیشن باندے خبره اوشی نو د هر کوارټر خبره به پکښے راشی او د هر یو پوائنټ آف 'ویو' به مخامخ راشی او د هغے نه پس به یو Collective wisdom باندے یو ښه لیجسلیشن اوشی۔ جناب سپیکر! چه اسمبلی موجود ده، اسمبلی په سیشن کښے ده او د هغے باوجود تاسو ډائریکټ لیجسلیشن کوئ نو دا خو یو لحاظ سره د اسمبلئ چه کوم پاورز دی د لیجیسلیشن کولو، هغے باندے تاسو یو قسمه قدغن لګوئ جناب سپیکر۔ بل دیکښے چه اهم خبره ده جناب سپیکر، دوه پوائنټس دی د آرټیکل 128 لاندے: یو خو دا چه If Assembly is in session، نمبر2 Circumstances exist which render it necessary to take immediate action۔ دا دواړه، که مونږه آرډیننسز اوګورو، دا داسے Immediate نیچر والا نه دی چه مونږه دا اووایو چه که دوه ورځے صبر شوے وے او دا په اسمبلئ کښے راغلے وے او په دے باندے بحث شوے وے نو څه ډیر لوئے فرق به پریوتلے وو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، که مونږه دلته کښے په دے باندے زما خیال دے که څه ایکشن مو وانغستو، په دے باندے مو خبره اونه کړه نو جناب سپیکر، سبا به بالکل د دے اسمبلئ هغه حیثیت ختم شی۔ سبا به تاسو ته د لیجسلیشن بیا ضرورت نه پریوځی، بس یو نوټیفیکیشن به جاری کیږی او بیا دلته

کښې زمونږه د راتلو او کښیناستو هغه مقصد به ختم شی۔ جناب سپیکر، زۂ دا غواړمه چه دے باندے تاسو رولنګ ضروری راکړئ څکه دا دغه شوے دے او دیکښې جناب سپیکر څه ورځے مخکښې په نیشنل اسمبلئ کښې هم داسے حالات جوړ شوے وو او نیشنل اسمبلئ کښې لیډر آف دی اپوزیشن دا خبره اوچته کړه نو حکومت هغه وخت سره هغه آرډیننس واپس واغستلو چه نه دا خبره بالکل صحیح ده۔

جناب سپیکر: هلته ئے واپس اغستے وو؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاو: هلته کښے واپس اغستلے شوے وو جناب سپیکر، نو زۂ----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبرخان څه وائی په دے باندے ؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اودریږه بی بی! ته دے پسے، دے پسے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جب اس آرڈیننس کو Lay کرنے کا وقت آتا تو میں بولتا لیکن چونکہ میرے بھائی نے اس پوائنٹ کو اٹھایا ہے جی اور یہ بہت اہم پوائنٹ ہے اور آپ کے سیکرٹریٹ اور آپ کی حکومت، سب کو اس پر توجہ دینی چاہیئے۔ جناب سپیکر، آرڈیننس کی جو 'پرووین' ہے، بس سوائے Subcontinent کے دنیا کی کسی بھی کانسٹی ٹیوشن میں آرڈیننس کی 'پرووین' نہیں ہے لیکن یہ چونکہ ایک کانسٹی ٹیوشنل 'پرووین' ہے اور اس کے تحت حکومت کو جب ضرورت پڑتی ہے تو آرڈیننس ایشو کرتی ہے لیکن وہ اس حالت میں جب حکومت کو ایک اہم ضرورت پڑتی ہے یا کوئی ایمرجنسی ہوتی ہے کیونکہ کانسٹی ٹیوشن کا آرٹیکل 128 صاف کہتا ہے کہ جب اسمبلی سیشن میں نہ ہو اور حکومت کو ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ اب جناب سپیکر، میں آپ کو ایک نوٹیفیکیشن، جو آرڈر ہے:

"In exercise of the power conferred by clause (a) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Owais Ahmed Ghani, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, here by summon the Provincial Assembly to meet on Wednesday, the 21st July, 2010 at 04:00 pm in the Assembly building of the Provincial

Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa, Khyber Road, Peshawar Cantt".

اور نیچے جو گورنر نے دستخط کئے ہیں، اس کے ساتھ 'ڈیٹ' لکھی ہے 19-07-2010 یعنی 19-07-2010 کو یہ Summoning Order نکالتا ہے کہ 21 تاریخ کو اسمبلی ہو گی اور جو آرڈیننس ایشو کرتا ہے، وہی آرڈیننس پر انیس تاریخ کا ذکر ڈال دیتا ہے، یعنی جب یہ آرڈر ایشو کرتا ہے تو اس کو پتہ ہے کہ اسمبلی 'کال' ہو گئی ہے۔ پراونشل گورنمنٹ نے سمری بھیجی ہو گی 'نیچرلی' اور اجازت مانگی ہو گی۔ تو گورنر جب Summoning Order پہ دستخط کرتا ہے تو وہ بھی Nineteen اور جب یہ آرڈیننس پہ ڈالتا ہے تو وہ بھی Nineteen اور پھر جناب سپیکر، آپ کی اس اسمبلی کی جو ہسٹری ہے بلکہ ساری 'سسٹر' اسمبلیاں، نیشنل اسمبلی بھی، جب بھی آرڈیننس نکلتا ہے جناب سپیکر، تو اس میں ایک 'پرووژن' ہوتی ہے اور یہ Mandatory provision ہے، اس لئے کہ چونکہ Government is satisfied کہ اسمبلی کا اجلاس نہیں ہے اور حکومت کو آرڈیننس کی ضرورت ہے تو اس لئے حکومت جو ہے نا، وہ 'پرووژن' اس میں ڈال لیتی ہے اور وہ یہ کہ: "Whereas the Provincial Assembly is not in session and Governor of the Khyber Pukhtonkhwa is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action"، یہ تو آپ کو الف سے لیکر جو بھی آرڈیننسز جہاں پر بھی ایشو ہوتے ہیں، یہ Mandatory provision اس میں ہوتی ہے تاکہ یہ وہ کنفرم کرے کہ اسمبلی سیشن میں نہیں ہے اس لئے مجھے Circumstances کی ضرورت، مطلب ہے آرڈیننس کی ضرورت پڑی ہے۔ لیکن یہ آرڈیننس پتہ نہیں کیا ہو گیا، اس آرڈیننس میں یہ Mandatory provision نہیں ہے۔ جب یہ Mandatory provision نہیں ہے تو پھر یہ Defective legislation ہے، پھر یہ گورنمنٹ Lay نہیں کر سکتی دو پوائنٹس پر: ایک یہ کہ گورنر کو پتہ تھا کہ انیس تاریخ کو میں اجلاس بلا رہا ہوں، اکیس تاریخ کیلئے اجلاس بلا رہا ہوں اور اس کا آرڈر ہے، نوٹیفیکیشن ہے، جو آرڈر گورنر نے کیا ہے اور اسی تاریخ کو وہ آرڈرینس پر دستخط کرتا ہے، Promulgate کرتا ہے ایک۔ دوسری جناب سپیکر! جو بڑی اہم 'پرووژن ہے' کہ جب یہ لکھتے ہیں کہ: Whereas the Provincial Assembly is not in session and the circumstances needs to promulgate an ordinance, therefore, the Governor is satisfied. تو یہ اس میں نہیں ہے۔ تیسری جو اہم بات ہے جناب سپیکر! ہمیں کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل 128 اور آپ کا جو رول 111 ہے، تو اس کے

تحت ہمیں یہ اختیار ہے، پراونشل اسمبلی کے ساتھ کہ اگر ایک آرڈیننس غلط ہے تو کوئی بھی پراونشل اسمبلی کا ممبر اس کی Disapproval کیلئے ریزولیوشن Move کر سکتا ہے اور جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رول 111 کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ یہ سر: "As soon as possible after the Governor has promulgated an Ordinance under Article 128 of the Constitution ------

<u>جناب سپیکر:</u> دا کوم 'رول' دے ؟

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Sir! 111.
<u>Mr. Speaker</u>: 111.

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> Yes, triple one، وہ بریکٹ والا Triple one نہیں، یہ رولز والا Triple one۔ (قہقہہ) اچھا۔ "As soon as possible after the Governor has promulgated an Ordinance under Article 128 of the Constitution, printed copies of such Ordinance shall be made available to the Members of the Assembly by the Secretary. Any Member may give three clear days notice of his intention to move a resolution disapproving the Ordinance and if such a notice is received, the Speaker shall" جناب سپیکر، Mandatory نہیں ہے، یہ shall اب Mandatory ہے،

"The Speaker shall, notwithstanding any thing to the contrary contained in these rules, fix time for the discussion of such resolution within three days of commencement of the session immediately following the promulgation of the Ordinance if three days notice is to complete at the time of commencement of the session or within six days of the receipt of the notice if notice is given after commencement of the session as the case may be".

جناب سپیکر، یہ ہمارے ہاں، ہمارا حق ہے کہ ہم ایک ریزولیوشن کو یا 'سوری' ایک آرڈیننس کو ریزولیوشن کے ذریعے Disapprove کرنا چاہیں اور وہ حق پھر Further ہمیں کانسٹی ٹیوشن میں جناب سپیکر، کانسٹی ٹیوشن بھی وہ حق ہمیں دیتی ہے، آرٹیکل 128 میں دیکھیں، سر، یہ ایک تو 128 کا (2) ہے۔

"An Ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Provincial Assembly and shall be subject to like restrictions as the power of the Provincial Assembly to make laws, but every such ordinance:-

(a) shall be laid before the Provincial Assembly and shall stand repealed at the expiration of three months from its promulgation or,

if before the expiration of that period a resolution disapproving it is passed by the Assembly, upon the passing of that resolution.

یعنی اگر ریزولیوشن پاس ہو جاتی ہے Disapproval کی تو پھر یہ اس اسمبلی کے ساتھ وہ آرڈیننس Automatically ختم ہو جاتا ہے۔اب جناب سپیکر، کاپیاں آج ہمیں ملیں،آج آپ Lay کر رہے ہیں،آج آپ ایجنڈے پر لا رہے ہیں تو ہم کب Disapproval کا نوٹس دیں گے ؟ہم اگر نوٹس دینا چاہتے بھی ہیں،آج اگر دیں گے تو آپ کہیں گے کہ یہ تو Already ایجنڈے میں شامل ہے، یہ تو آج Lay ہونا ہے، تو جناب سپیکر، یہ تین چار پوائنٹس ہیں جو بڑے Important پوائنٹس ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس کو فی الحال واپس کرے، خیر ہے کل بل کی شکل میں،اس کے ذریعے لائے، پرسوں لائے، ترسوں لائے یا بل کی شکل میں لے آئے لیکن یہ آرڈیننس Lay نہ کرے کیونکہ یہ جو تین پوائنٹس میں نے Raise کیے اور باقی ساتھیوں نے بھی کیے تو اس پر جناب سپیکر، آپ کی رولنگ بھی بہت Important ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے-----

<u>Mr. Israrullah Khan Gandapur:</u> Sir! ------

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ جی،اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب!ایک منٹ۔یہ جتنے بھی ہمارے Senior legislatures ہیں، Experienced legislatures،ان سب کو یہ Pinch کر رہی ہے، میں آپ کے جذبات کو Feel کر رہا ہوں۔جی،اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> سر، میں مشکور ہوں۔ سر!اس کو دیکھنے کے دو راستے ہیں۔ایک تو آئینی راستہ ہے جو کہ مجھ سے پہلے ممبران صاحبان بیان کر چکے ہیں کہ کس طریقے سے، رولز کو اس طریقے سے Twist کیا گیا ہے کہ اس میں بچ بچا کر کے راستہ بنایا گیا ہے۔سر!میں اس چیز کو ایک اور حوالے سے دیکھ رہا ہوں کیونکہ یہ جو لیجسلیشن آ رہی ہے یہ Affect کرے گی میرے ڈیرہ اسماعیل خان کو اور سر، میں اس پہ گورنمنٹ کی توجہ لینا چاہتا ہوں کہ یہ سارا جو بچ بچا کے کیا گیا ہے، یہ اس وجہ سے کیا گیا ہے کہ سپیشل لیجسلیشن لانے کی کوشش کی گئی ہے، جس کو چشمہ رائٹ بینک کینال(لفٹ کم گریویٹی) جو Proposed ہے، فیڈرل پی ایس ڈی پی میں اور اس کیلئے ابھی سے ایک طریقہ کار نکالا جا رہا ہے اور اس میں سر، جہاں پہ بھی ڈیم بنتے ہیں یا جہاں کینال سسٹم بنتا ہے تو ایک عام طریقہ کار ہوتا ہے کہ آپ کا سکشن 6 اور 7 'انفورس' ہو جاتا ہے اور انتقالات پر پابندی ہو جاتی ہے۔یہاں پر سر، اس کیلئے پوری لیجسلیشن

لے کر لا رہے ہیں اور اس لیجسلیشن میں یہ ہے کہ جنوری 1995ء سے لیکر 2000ء تک زمینوں کے جو انتقالات ہوئے ہیں تو گورنمنٹ کے پاس یہ بھی اختیار ہو گا کہ اس کو وہ Null and void قرار دے سکے۔ پھر 'کلیکٹر' کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ اس کی Re-assessment کرا سکے اور پھر گورنمنٹ کے پاس یہ اختیار ہو گا کہ وہ اس کو 'بائی فورس' لے سکے۔ سر، مطلب ہے پندرہ سالوں کا ایک عرصہ جس میں انتقالات ہوئے ہیں اور آپ اپنے لئے ایک پینڈورا باکس کھول رہے ہیں، پی ایس ڈی پی تو سر، اس کی جو پوزیشن بنی ہوئی ہے تو مجھے نہیں لگتا کہ یہ وہ چیز جو ہے، وہ لفٹ کینال اتنا جلدی بن جائے گا کیونکہ آپ کے پاس اتنے پیسے ہی نہیں ہیں اور آپ اگر یہ لیجسلیشن یہاں پر 'تھرو' کر لیں تو وہ انتقالات جو ہوئے ہیں تو سر، وہاں پہ ڈی آئی خان میں ایک ایساز بردست ماحول بن جائے گا کیونکہ Already پانچویں نمبر پر ہم Flood affectees ہیں، آپ کے سوات، کوہستان اور ان کے۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: آپ اس بات پر آئیں جس پر۔۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، میں اس پہ آ رہا ہوں، میں سر، اسی پہ آ رہا ہوں۔ میں سر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بیٹھ جائیں، خیر ہے اس کے بعد Clarification کریں گے۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: میں سر اسی پر آ رہا ہوں، میں سر اسی پہ آ رہا ہوں۔ جیسا کہ عبدالاکبر خان صاحب نے کہا کہ اگر ہمیں ٹائم ملتا تو میں اس پر Disapproval لے آتا۔ ابھی گورنمنٹ نے ہمیں اس طریقے سے باندھ لیا ہے کہ ایک تو ہم فلڈ میں پھنسے ہوئے تھے، انیس تاریخ کو گورنر صاحب اس کو Introduce کرتے ہیں، اکیس کو ان کو پتہ تھا کہ اجلاس بھی ہونے والا ہے، اس کی کاپیاں ایک مہینے میں سر، آپ کے سیکرٹریٹ کا لیٹر، جو بھی آتا ہے تو وہ ہمیں مل جاتا ہے، اس کی نہ ہمیں کاپی ملی ہے اور آج جب ہم ڈیسکوں پر آتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایک سپیشل لیجسلیشن آ رہی ہے، پتہ نہیں کہ گورنمنٹ اس میں Interested ہے یا کیا چکر ہے؟ میں تو سر، اس کو اس حوالے سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے ڈی آئی خان میں تو اس سے غم بن جائے گا اور میرا اپنا حلقہ ہے اور اس کی ڈھائی سے تین یونین کونسلز ایسے ہیں جو کہ اس لفٹ کینال سے فیض یاب ہوں گی، میرے لئے تو سر، حلقے کا ایک غم بنا ہوا ہے۔ ایک تو ہے اس کی اکیڈمک لیجسلیشن، آپ Entertain کرتے ہیں نہیں کرتے ہیں مگر میں تو آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس کو واپس نہیں کرتی، یہ ان کا Prerogative ہے لیکن چونکہ Pin point ہو گیا تو آپ مجھے وہ جو میری Disapproval کا نوٹس ہے، چونکہ تین دن کا اس میں ٹائم ہے اور ابھی ممبر

صاحب، منسٹر صاحب نے اس کو Introduce نہیں کیا تو میں Disapproval کا نوٹس دیتا ہوں۔ آپ مجھے موقع دے دیں کہ میں تفصیل سے اس پہ بات کر سکوں تاکہ اسمبلی میں اپنا کردار تو ہم ادا کر سکیں کہ اس کی Disapproval کیلئے جو مرحلے ہیں ہم اس کو طے کر سکیں۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: شازیہ طہماس بی بی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: بہت شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! اس ایجنڈے کے حوالے سے میں ایک بات لازمی کہوں گی کہ میں اپنی ذاتی حیثیت کو نہیں دیکھوں گی لیکن میں پورے ایوان کی بات کروں گی۔ حلقہ یا میری ذات صرف مجھ تک محدود ہے لیکن ایوان کا اگر استحقاق مجروح ہو تو وہ پورے صوبے کی میں سمجھتی ہوں بے عزتی ہے۔ اس ایجنڈے کو اگر آپ آئٹم نمبر 10 دیں گے-----

جناب سپیکر: ابھی ایک کام کریں، سارے ایجنڈے کی بات کر رہے ہیں، ابھی جو پوائنٹ اس وقت 'انڈر' ڈسکشن ہے اور جو رولنگ مجھ سے مانگی گئی ہے پوائنٹ آف آرڈر پہ، اس پہ آپ بول سکتی ہیں۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی، میں بھی اسی پہ، میں بھی اسی پہ آپ کی رولنگ چاہوں گی۔ عبدالاکبر خان صاحب اور باقی ساتھیوں کو سپورٹ کروں گی۔

جناب سپیکر: ہاں، اس پوائنٹ آف آرڈر پہ، ابھی صرف اسی تک محدود رہیں۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: وہ اس لئے سر، کہ اگر ایجنڈا آئٹم نمبر 10 آپ دیکھیں جس میں ایک آرڈیننس کا حوالہ دیا گیا ہے، مجھے خوشی ہوتی کہ اگر یہ گورنمنٹ بل ہوتا کیونکہ اس سے پہلے پچھلے سال سے میرا ایک بل Already جمع ہو چکا ہے، ایک نہیں بلکہ تین بلز مسلسل ڈیڑھ سال سے جمع ہو چکے ہیں اور اس پر گورنمنٹ کیا کرتی ہے کہ فوراً آرڈیننسز لے آتی ہے۔ تو کیا ایک ممبر کا اتنا حق بھی نہیں ہے کہ وہ جس کام کیلئے ادھر آئے وہ اپنا کام کر سکے؟ میری صرف ایک گزارش ہے کہ میں نے بہت بڑی چوریاں سنی ہیں، لیجسلیشن کی چوری اس اسمبلی میں، پختونخوا اسمبلی میں میں نے فرسٹ ٹائم سنی ہے، اس لئے میں چاہوں گی کہ اس ایجنڈے کو، جتنے بھی آرڈیننسز پیش ہوئے ہیں تو ان کی Disapproval کا تین دن ٹائم کوئی ٹائم نہیں ہوتا۔ میں نے مصالحت، مفاہمت نہیں کرنی ہے، اس ایوان کا جو استحقاق ہے ہم نے اس پہ بات کرنی ہے۔ اصل میں میں اس پر آپ سے رولنگ چاہوں گی کہ یہ جتنے بھی آرڈیننسز پیش ہوئے ہیں، باقی جو چوریاں ہوئی ہیں اس پہ تو ہم بعد میں بات کریں گے لیکن جو آرڈیننسز اس میں پیش ہوئے ہیں، میں اسے Disapprove کرتی ہوں اور میں آپ سے اس پہ رولنگ چاہوں گی سر۔

جناب سپیکر: جی زمین خان صاحب۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئیر وزیر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او دریږه جی، لږ زمین خان صاحب هم واورو جی۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لیجسلیشن کښے ، (مداخلت) خیر دے ، ډیټیل ډیبیټ کیږی، بحث کیږی پرے۔ په دے باندے تندی مه کوئ۔ جی بسم الله۔ چه څومره وی چه کلیئر اینډ کلین دغه پرے راشی۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جناب، شکریه۔ یقیناً چه دا اوس په دے موقع کوم بحث کیږی نو دا چونکه آئینی نکته باندے دے او د دے اسمبلئ د استحقاق سره هم Related دے او چونکه ستاسو نه په پوائنټ آف آرډر باندے رولنگ هم غوښتے شوے دے نو دا پکار ده چه ټول ممبران مونږ په انتهائی سنجیدگئ سره واخلو او دے باندے اوس غور اوکړو چه یره پوائنټ آف آرډر کښے زمونږه محترم ممبر صاحب کوم سوال کړے دے آیا دا د دے دغه جوړیږی که نه جوړیږی؟ دا وائی جی آرټیکل 128: “Power of Governor to promulgate Ordinances- The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session”. نو مطلب د دے آرټیکل دا دے چه کله گورنر مطمئن وی چه یره حالات داسے دی چه ایمرجنسی ده او ضرورت دے ، حکومت ته ضرورت دے آرډیننس جاری کول غواړی خو هغے کښے یو شرط دے چه اسمبلی به په سیشن کښے نه وی۔ زما محترم ملگرو یقیناً ډیره اهم نکته اوچته کړه چه یره گورنر صاحب په انیس تاریخ باندے اسمبلی راغوښتے وه خو جناب سپیکر! مونږه که دا خپل بزنس رولز اوگورو نو په دیکښے Definition ته چه راشو، د سیشن Definition څه دے؟ نو “ ‘Session’ means the period commencing the day on which Assembly first meets.” مطلب دا دے د سیشن نه چه په کومه ورځ باندے اسمبلی دلته کښینی، Sitting اوشی نو د هغے نه به سیشن شروع کیږی، نوټیفیکیشن هر کله چه اوشو خو چه ترڅو پورے د اسمبلئ دلته Sitting نه وی شوے ،’فرسټ ډے‘ نه نو It means the

Assembly is not in session نو دا کوم آرډیننس چه جاری شوے دے نو دا غیر آئینی نه دے۔ د دے آرټیکل 128 او زمونږ د بزنس رولز په رڼا کښے دا غیر آئینی نه دے، اګرچه پکار دا وه چه دومره په جلدئ کښے دا آرډیننس جاری شوے دے خو بیا هم که حکومت ضروری ګڼړلے وو نو که وائی نو غیر آئینی نه دے خو په دیکښے یو بله نکته هم ده۔ ګورنر صاحب په انیس تاریخ باندے دغه دستخط کړے دے او آرډیننس لاء ډیپارټمنټ چه کوم دے نو په انیس تاریخ جاری کړے دے نو د دے خو مطلب دا دے چه ګورنر صاحب به دا آرډیننس مخکښے دستخط کړے وو خو چه کوم طریقه کار دے چه دا تلو لاء ډیپارټمنټ ته او بیا لاء ډیپارټمنټ'نوټیفائی' کولو او ګزټ ته تلو نو یقیناً چه ورځے به پکښے لګیدلے وی نو د دے نه مطلب دا دے چه آرډیننس مخکښے حکومت ضروری ګڼړلے وو چه یره دا آرډیننس ضروری دے او چه دا جاری شی او د دے وجے نه ما ستاسو په خدمت کښے راوستو، چونکه تاسو نه رولنګ غوښتلے شوے وو، دا عام خبره وه چه ستاسو معاونت اوکړو۔ شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> ډیره شکریه۔ ټریژری بنچز-----

<u>جناب ثاقب الله خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب! د دے سلسله کښے یوه بله خبره کوم۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا بیا بل Clarification؟

<u>جناب ثاقب الله خان چمکنی:</u> دیکښے جی یو پوائنټ دے نو زۀ-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب ثاقب الله خان چمکنی:</u> سپیکر صاحب! عبدالاکبر خان صاحب د یو'پرووېژن' خبره اوکړه چه دا ضروری وی چه په هغے کښے ګورنر آرډیننس چه کله کوی، He is satisfied او دا-----

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> دا دومره Serious matter دے جی، چه کله لیجسلیشن له تاسو، زمونږه ډیوټی دے ځیز د پاره ده، دا نور چه مونږ څه کوؤ کنه دا ورسره Extra activities دی، سیاسی او اصلی زمونږ کار لیجسلیشن دے۔ دے ورور دومره اهمے نکتے اوچتے کړے دی، که تاسو ورته غوږ نه ایږدئ او دغه نورو خبرو ته

مو ډیر غوږ ایښودلے وی نو دغه بیا لږ زیاتے دے ، د دے هاؤس سره زیاتے دے۔ دا ستاسو د پاره لګیا دی، ستاسو حق باندے جنګیږی او تاسو خبرے کوئ؟ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، Provisionally چه مونږه خبره کړے ده چه په آرډیننس کښے ، تقریباً ټولو کښے دی چه چرته ګورنر ورکښے خپل Satisfaction express کوی چه زۀ Satisfied یمه چه اسمبلی هم سیشن کښے نه ده او Circumstances هم Exist کوی، نو سر، دیکښے یو عجیبه غوندے خبره ده جی۔ تاسو سر، که انیس تاریخ باندے Provincial Ombudsman والا اوګورئ کنه نو په دیکښے دا 'پروویژن' موجود دے ، په دغے کښے ئے لیکلے دی: "AND WHEREAS the Provincial Assembly is not in session and the Governor of the Khyber Pakhtunkhwa is satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action." خو سر، هم هغه ورځ دا بل آرډیننس کوی سر، تاسو اوګورئ دا چشمه رائټ بینک کینال والا، دیکښے دا Proviso نشته دے۔

جناب سپیکر: دا نشته؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا نشته سر۔ مطلب دا دے جی چه دا لاء ډیپارټمنټ ته هم پته وه چه بهئ دا اوس مونږه نه شو کولے او دا پکار هم نه دے ځکه چه سمن شوے ده نو دا څنګه هغوی؟ یو بدنیتی قسم د لاء ډیپارټمنټ دغه کیږی، کیدے شی حکومت ګورنر صاحب ته مخکښے لیږلے وی۔ چه کله آرډیننس ضروری وی او سیشن نه وی نو پکار دا ده چه ګورنر صاحب کم از کم Legislative matters، په آرډیننس کښے چه کوم راځی چه هغه په هغه وخت وتے وی چه دا Lapses نه کیږی خو چه کله مونږ ته پته وی، اوس خو سل ورځے دا اسمبلی ده، چه راځی نو لیجسلیشن سر، Solely د دے ایوان حق دے او دا د بل چا حق نه دے جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جناب بشیر بلور صاحب۔ د هغے جواب به، ته خیر دے که ضرورت پکښے ډیر وو نو بیا به اوکړے۔ د ټریژری بنچز نه بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیراحمد بلور {سینئر وزیر(بلدیات)}: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زهٔ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، لاء منسټر صاحب هم نشته، لاء منسټر صاحب؟

جناب عبدالاکبر خان: دا کاظم صاحب شته کنه۔

جناب سپیکر: بنه دا ایکټنگ لاء منسټر صاحب۔

(قہقہہ)

سینئر وزیر(بلدیات): دا Collective responsibility of the Cabinet ده او زهٔ دا خبره کوم سپیکر صاحب، بالکل زما دے ورونړو خبره اوکړه، زمونږ عبدالاکبر خان هم خبره اوکړه، ثاقب خان هم، سکندر خان هم او زمین خان هم اوکړه۔ زهٔ دا عرض کوم سپیکر صاحب، چه پخپله بار بار دوئ دا وئیلے دی چه 'انډر' آرټیکل 128 چه چرته حکومت مناسب گنړی او دوئ ته ضرورت وی نو هغه آرډیننس چه دے هغه لیږلے شی۔ د دوئ دا اعتراض دے چه په انیس تاریخ باندے هغوی دستخط هم اوکړو او انیس تاریخ باندے بیا آرډیننس ولے اوشو؟ هغے کښے دا ده سپیکر صاحب، چه څنگه زمین خان اووئیل دا آرډیننس چه دے دا خو Vet شوے دے، گورنمنټ ته تلے دے، گورنمنټ هغه Approve کړے دے، د هغے نه پس په هغے باندے یوه هفته کار شوے دے، هغه چه بیا لاړ گورنر صاحب ته نو هغوی مخکښے هغه دستخط اوکړو، د هغے نه پس سمری چه ده هغوی ته تلے ده د اسمبلئ غوبنتو د پاره۔ یو خو دا ده چه هغه ټائمنگ کښے فرق دا پاتے دے، بله خبره دا ده سپیکر صاحب، چه آرډیننس د دے د پاره وی چه مونږ ته، حکومت ته چرته ایمرجنسی کښے یو کار کول غواړی۔ سپیکر صاحب، انیس جولائی باندے چه دا کوم شوے دے اوس دا دے د پاره زر مونږه غوښتل چه ستمبر کښے بیا دا Lapse کیږی او زمونږ Eighteenth amendment کښے دا دی چه تاسو به بل آرډیننس دوباره Revive کولے نه شئ نو په دے وجه باندے مونږ د اسمبلئ اجلاس رااوغوښتو چه زمونږ دا آرډیننسز چه دی، چه

مونږه لیجسلیشن اوکړو په دے باندے او بیا دا ده چه تاسو دا اوګورئ چه دیکښے داسے کوم آرډیننس دے چه هغه غلط شوے دے او هغه د عوامو نه خلاف دے ؟ دا چه دے د ایکسائز اینډ ټیکسیشن والا ، هغے کښے کومه داسے غلطه خبره ده چه هغه آرډیننس غلط شوے دے ، Protection of welfare ordinance, protection of child ، دیکښے کوم داسے غلطه خبره ده؟ سپیکر صاحب، هسے اوبه خړول هغه بیله خبره ده خو قانونی طور باندے ، Legally آئین کښے هم شته او رولز کښے هم شته چه ګورنر آرډیننس کولے شی With the consent of the Provincial Government ، نو ګورنمنټ چه یو شی کښے Interested دے نو بیادوئ وائی چه مونږ ریزولیوشن راولو او هغه آرډیننس Lapse شی او مونږ ته ټائم ملاؤ شی چه آرډیننس Lapse شی۔ آرډیننس چه تاسو ریزولیوشن باندے فیل کړئ نو بیا خو دا حکومت نه شو کنه، حکومت په حکومت فیل شو۔ نو دا آرډیننس چه راشی نو تاسو نه شئ وئیلے د حکومت بنچونو باندے به خلق ناست وی او هغه به فیل شی۔ سپیکر صاحب! داسے ټول عمر شوے دی او داسے اوس نه دی شوے۔ تاسو ریکارډ اوګورئ، تقریباً زهٔ 1990ء نه دے اسمبلی ته راځم لګیا یم، دلته څو ځله شوے دی او دا څه نوے خبره نه ده خو بیا هم دے خپلو ورونړو ته دا درخواست کوم چه داسے خبرے ، لاء سیکرټری هم شته، زهٔ هغوی سره به هم خبره اوکړم چه آئنده دے د پاره خیال اوساتی او داسے کار اونه شی چه اسمبلئ کښے زمونږ لږ Embarrassment جوړ شی، د حکومت د پاره او د اسمبلئ ممبرانو د پاره۔ نو زهٔ دا خواست کوم چه دا د مونږ ټیبل کړو او د هغے نه پس به بیا آئنده کوشش کوؤ چه داسے حالات پیدا نه شی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو-----

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ جو ہم کر رہے ہیں، یہ ہم آج کیلئے نہیں کر رہے ہیں جناب سپیکر، یہ تو آئندہ نسلوں تک ہے اور جو 'پروسیڈنگ' اب یہاں پر ہو رہی ہے، یہ آج دن میں ختم نہیں ہوگی۔ اب جناب سپیکر، اگر ایک آرڈیننس جو جہاں پر بھی ہوا، اس صوبے میں جو بھی آرڈیننس ہوا، اگر کسی آرڈیننس کا بھی اس طرح 'فارمیٹ' ہے تو پھر میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر واپس لیتا ہوں لیکن اگر Hundred percent

جو آرڈیننسز ہوئے ہیں، نہ صرف اس اسمبلی میں بلکہ نیشنل اسمبلی میں بھی، پنجاب، سندھ اور بلوچستان، جہاں پر بھی وہ ہوئے ہیں تو ان کے 'فارمیٹ' میں اور اس کے 'فارمیٹ' میں اگر فرق نہ ہو تو پھر بھی میں واپس لیتا ہوں لیکن جناب سپیکر، اگر آپ ایک غلط چیز کو یہاں پر Lay کرتے ہیں تو ہم کیا 'میسج' آئندہ نسلوں کو دینگے کہ ہم ایسے لوگ اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ Defective format کو انہوں نے یہاں Lay کیا اور پھر ہم اسی کو پاس کرینگے یا اس پر 'بل' بنایا جائے گا پھر اس کو پاس کرینگے؟ ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ بشیر صاحب نے کہا کہ گورنر نے پہلے آرڈیننس پر صبح دستخط کیے اور دو بجے ان کے پاس سمری پہنچی۔ (قہقہہ) یہ تو ان کو پتہ ہوگا، یہ کم از کم مجھے پتہ نہیں ہے کہ اس نے دس بجے کونسے پہ دستخط کیے ہیں اور دو بجے کس پہ دستخط کیے ہیں؟ (قہقہے/تالیاں) لیکن جناب سپیکر، جب یہ نوٹیفیکیشن نکلتا ہے تو میں اس 'ڈیٹ' کو Consider کرتا ہوں، یہ جو 'ڈیٹ' اس نوٹیفیکیشن، آفیشل گزٹ کا نوٹیفیکیشن ہوتا ہے میں اس 'ڈیٹ' کو Consider کرتا ہوں۔ خدا کرے یہ تین مہینے پہلے دستخط ہوا ہو، چار مہینے پہلے دستخط ہوا ہو مگر میرے سامنے تو یہ نوٹیفیکیشن جو گزٹ میں ہوا ہے تو اس پر انیس تاریخ ہے۔ اس لئے جناب سپیکر، یا تو آپ رولنگ دیں اور جو Disapproval، ٹھیک ہے ہر گورنمنٹ کے ساتھ میجارٹی ہوتی ہے اور وہ ریزولیوشن کو پاس نہیں کرتی لیکن Disapproval ریزولیوشن میں ہو سکتی ہے، ہم بل پر بحث تو نہیں کر سکتے، ہم صرف 'امنڈمنٹ' لا سکتے ہیں اور 'امنڈمنٹ' پر ہم بحث کرینگے لیکن Disapproval کیلئے ریزولیوشن ایک موقع ہوتا ہے کہ اس پر ممبران صاحبان بول کے حکومت کو اس 'بل' میں یا اس قانون میں اگر کوئی نقائص ہیں تو وہ ڈیٹیل سے بتا سکتے ہیں۔ اب ہم زیادہ سے زیادہ تو یہ کر سکتے ہیں کہ 'امنڈمنٹ' لائیں گے اور جب 'امنڈمنٹ' لائیں گے تو اپنی 'امنڈمنٹ' پہ بات کرینگے اور باقی جنرل ڈسکشن تو ہم 'بل' پر نہیں کر سکتے، اس لئے Disapproval کی ریزولیوشن میں ہمیں ایک موقع ہوتا ہے کہ یہ ریزولیوشن لا کے اس بل پر دستخط کر دیں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جناب ثاقب خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیرہ مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، مشر یو خبرہ اوکړہ چہ دیکښے کوم یو آرډیننس داسے دے چہ هغه Public friendly نہ دے یا څه

دا سے دغه وی، نو سر زهٔ دا یو Clarification څکه ورکوم چه ما تاسو نه رولنګ غوښتے دے چه زهٔ د آرډیننس Contents باندے خبره نه کومه جی، زهٔ پروسیجر باندے خبره کوم چه دا رولز چه جوړ دی نو د څه وجے د پاره جوړ دی؟ د دے یو فائده ده، د دے یو طریقه کار دے او د هغے د پاره Contents باندے ما خبره نه ده کړے جی خو زهٔ دے باندے خبره کوم چه دا پروسیجر جوړ دے، Lay out دے او دا ټول چه اوس کوم پروسیجر په دغه آرډیننس کښے 'فالو' شوے دی، په دیکښے دا اسمبلی Undermine شوے ده او لیجسلیشن Sole authority ده د دے August House، دا زهٔ Contents باندے خبره نه کوم، پروسیجر باندے خبره کوم۔ زما خواهش دا دے چه بیا دا سے کار، اوس که هم شی نو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نه، ستاسو د جذباتو د ټولو مونږ ته احساس شته چه یو 'فل فلیجډ' ډیپارټمنټ وی، لاء ډیپارټمنټ هم شته، دغه هم شته، دا یو ډیموکریټیک، جمهوری حکومت هم دے نو دومره د آرډیننسونو سهارا ولے اخلئ؟

<u>سینئر وزیر(بلدیات)</u>: جناب سپیکر، ما تاسو ته اووئیل کنه۔۔۔۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب! اودریږئ چه دے څه اووائی بیا به جواب ورکړئ جی، دواړه جوابه به یو ځائے ورکړئ۔ جی، اسرار الله خان ګنډاپور صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: تھینک یو، سر۔ سر! میری جو ریکویسٹ ہے، ایک تو اکیڈمک ڈسکشن اس ہاؤس میں ہوتی ہے، میری جو ریکویسٹ ہے وہ اس حوالے سے ہے کہ سر، اگر یہ 'بل' Introduce ہو جاتا ہے تو اس وقت گورنمنٹ کیلئے ایک مسئلہ یہ بن جائے گا کہ یہ Matter of honour ہو جائے گا، وہ اس کو Defend کرے گی۔ مخدوم صاحب کا بھی حلقہ اس سے متاثر ہو گا اور میری ان سے بھی بات ہوئی ہے، میری اس میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ ہے کہ بلور صاحب نے کہا کہ یہ آرڈیننسز جو ہیں چونکہ Lapse ہونگے Under Eighteenth Amendment سر، اس میں کوئی بھی ایسا آرڈیننس نہیں ہے کہ چار ستمبر سے پہلے Lapse ہو، تو اس میں Already ہمارے پاس تین چار دن ہیں۔ میری یہ ریکویسٹ ہے، میری سر، یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ جو ہمارا Specific سی آر بی سی والا ہے، کیونکہ اس میں مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ اس سے پینڈورا بکس کھلے گا اور میں آپ کو اپنی، جو آپ کی Obligation ہے

رول 111 کے نیچے، اس کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ: "As soon as possible after the Governor has promulgated an Ordinance under Article 128 of the Constitution, printed copies of such Ordinance shall be made available to the Members of the Assembly by the Secretary." تو سر، اس میں سیکرٹری صاحب کی یہ ذمہ داری بن جاتی ہے کہ وہ پرنٹڈ کاپیز ہمیں دینگے۔ انیس جولائی کو ایک آرڈیننس Introduce ہوتا ہے اور ایک ماہ تقریباً اس میں گزر گیا ہے، مجھے یہ بھی انشاء اللہ یقین ہے کہ آپ کے سیکرٹریٹ تک یہ چیز پہنچی نہیں ہوگی، اگر پہنچتی تو ہمیں یقیناً ٹائم پر مل جاتی۔ آج جو یہ چیز سر، ہمیں ملتی ہے اور سر، اس میں اتنی قباحتیں ہیں تو سر، میری اس میں گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ Eighteenth amendment والی جو بات ہو رہی ہے، وہ تو ہے کہ وہ اس پر لاگو نہیں ہوتی، نہ کوئی ایسا آرڈیننس ان چاروں میں ہے کہ وہ کل Lapse ہو رہا ہے، چار تاریخ تک ہمارے پاس ٹائم ہے، چار تاریخ تک تو۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: چار تک۔

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور</u>: نہیں، ایک کا تو چار تک ہے، اس کے بعد جو Specific سی آر پی سی ہے تو وہ سر، 10 سے 19 تک ہمارے پاس ٹائم ہے۔ تو سر، ہمارے پاس کافی ٹائم ہے، گورنمنٹ اس کو Matter of honour نہ بنائے، دو دن کیلئے اس کو ڈیفر کر لے۔ باقی سر، اکیڈمک ڈسکشن ہے اور یہ ہمارے حلقے کا مسئلہ ہے تو اس میں میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ مخدوم صاحب کو بھی ذرا سن لیں کیونکہ انہوں نے اس کو Lay کرنا ہے اور سر، آپ کی توجہ میں اس حوالے سے دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کا جو اپنا حلف ہے، اس میں آپ کا یہ ہے کہ میں رولز کے مطابق چلونگا۔ اس میں آپ کو سر، رول 111 کے تحت پھر مجھے رولنگ دینی ہوگی کہ اگر میں Disapproval کا نوٹس دیتا ہوں اور آپ اس کو Entertain نہیں کرتے تو مطلب ہے کہ اس کی وجوہات پھر کیا ہونگی؟ میری یہ گزارش ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر احمد خان بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ دا مخکښې زمونږ ورور یو ریفرنس ورکړو چه یو آرډیننس کښې Proviso نشته، نو هغه آرټیکل 128 کښې Already لیکلے دی چه گورنر دا کوم وخت پیش کړی نو هغه وخت د اسمبلئ سیشن نه وی، د لیکلو ضرورت نشته۔ آرټیکل کښې شته او آئین چه

دے ، هغه د ټولو نه Superior دے۔ بله خبره زما دے ورور اوکړه، د مرید کاظم صاحب خبره ئے اوکړه نو مرید کاظم Concerned Minister دے او Concerned Minister چه وائی چه زهٔ ئے کومه نو ما ته په هغے باندے هیڅ اعتراض نشته او که As for as these ordinances are concerned دا بالکل 'لیګل' دی او دا بالکل صحیح شوے دی،'ان ټائم' شوے دی او دیکښے دا وئیل چه دا په انیس باندے دستخط اوشو، نو ما خو عرض اوکړو چه یو کار داسے وو، هغه په انیس باندے دستخط شوے دے خو د هغے نه مخکښے به څومره'پراسس' شوے وی د دے آرډیننس د پاره، هغه ټو روځے مخکښے شوے وو۔ اسمبلی څنګه چه تاسو اووئیل چه مونږ زر رااوغوښتله، دوه روځو کښے ، زمونږ حالات داسے دی چه مونږ مخکښے نه شو اناؤنس کولے چه مونږ اسمبلی راغواړو او دومره ټائم به ورکوؤ۔ دے وائی چه چار ستمبر پورے ، چار ستمبر پورے به اسمبلی وی او که نه به وی؟ خدائے ته پته لګی، دا خو د حالاتو تقاضا به وی چه مونږه هغه شان چلوؤ۔ تاسو ما ته سحر اووئیل چه یره داسے حالات دی چه یو بجه تاسو ختم کړئ۔ مونږ خو داسے حالاتو کښے لګیا یو، دیکښے دوئ مونږ سره داسے دغه کوی او څه د رولز خلاف خبره هم نه ده، که د رولز خلاف خبره وی، د قانون خلاف خبره وی نو مونږ بالکل هغے ته تیار یو۔ په انیس تاریخ باندے د هغوی دستخط دے ، اسمبلی په یویشتم باندے راغلے ده خو دا آرډیننس په انیس باندے شوے دے ، نو دیکښے بیا دوئ ته پکار دی چه دا اختلاف نه کوی او زهٔ بیا هم ورته وایم چه خیر دے که د دوئ داسے پرابلم دے ، زهٔ به بیا هم د سیکرټری سره خبره اوکړم چه آئنده د خیال اوساتی او داسے کار د اونه شی۔

محترمه شازیه طهماس خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شازیه بی بی! ته څه وایئے جی؟

محترمه شازیه طهماس خان: زما یو سوال دے۔

جناب سپیکر: هم په دے پوائنټ باندے؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: او جی، هم په دے پوائنټ باندے۔ صرف یو سوال دے هم په دے پوائنټ باندے چه Disapproval ریزولیوشن چه دے، دا د یو ممبر حق دے، مونږ دا حق څنګه استعمالوؤ؟ د لاء سیکرټری 'اپرووال' ته به ګورو چه کله زمونږ سینیئر منسټر به ورسره خبره کوی او هغه به وائی چه جی بالکل منظوره ده نو د هغے نه پس؟ زهٔ صرف تاسو نه دا سوال کومه چه په دے آرډیننسز باندے د Disapproval ریزولیوشن زما Right نه دے، زهٔ به نه پیش کوم بس؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، حکومت میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سب کو Misguide کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر اس 'پرووِیژن' کی ضرورت نہیں ہے جس طرح ان کو ایڈوائس کیا گیا ہے کہ چونکہ آرٹیکل 128 میں یہ لکھا ہے کہ جب اسمبلی 'ان سیشن' نہ ہو تو یہ آرڈیننس کرینگے۔ اگر اس Proviso کی ضرورت نہیں ہے تو ہمارے ہاتھ میں جتنے بھی آرڈیننسز ہیں سب میں یہ Proviso ہے، پھر ان میں کیوں ڈالا گیا؟ اگر یہ Unnecessary ہے، اگر اس کی ضرورت نہیں ہے، اگر یہ ضروری نہیں ہے تو پھر کیوں ڈالا جاتا ہے، اگر آپ دو سو آرڈیننسز میں ڈالتے ہیں، پانچ سو آرڈیننسز میں ڈالتے ہیں؟ ایک۔ جناب سپیکر، دوسری بات جس طرح میں نے پہلے بھی بات کی اور ساتھیوں نے بھی کی یہ Disapproval of resolution میرا Right ہے۔ اب اگر یہ حضرات مجھے 'بل' کی کاپی نہیں دینگے تو میں اپنا Right کیسے Exercise کرونگا، میرے پاس تو وحی نہیں آتی کہ فلاں تاریخ کو آرڈیننس آرہا ہے؟ مجھے جب آرڈیننس کی کاپی مل جائے گی تب ہی میں Disapproval of resolution جو ہے ناآپ کے سیکرٹریٹ میں جمع کر سکتا ہوں۔ انہی دو پوائنٹس پر آپ رولنگ دے دیں، بے شک اس کو Overrule کر دیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں یہ کہتا ہوں جناب سپیکر، کہ آئین میں ہے-----

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دوسری بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ ہم 'امنڈمنٹ' کرتے ہیں اور ہم اس میں ریزولیوشن لاتے ہیں۔ تو آپ 'امنڈمنٹ' لائیں، کل لائیں، پرسوں اس میں 'امنڈمنٹ' لائیں اس پر تو ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ جب 'امنڈمنٹ' آئیگی تو گورنمنٹ اس کو دیکھی گی، اگر آپ کی

'امنڈمنٹ' ٹھیک ہو گی تو ہم آپ کو سپورٹ کرینگے ورنہ اس کو ہم واپس کرینگے۔اس کی کوئی بات نہیں ہے کہ ریزولیوشن لائیں گے پھر حکومت کی ریزولیوشن فیل ہو جائے گی تو پھر حکومت کہاں رہ جائے گی؟ یہ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو آپ اسی طرح رہنے دیں کہ میں پیش کروں اور اس کے بعد یہ 'امنڈمنٹ' لائیں بے شک لائیں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی غیر قانونی، غیر آئینی کام نہیں ہے۔اب آپ کی مہربانی ہو گی کہ جو بھی ہو، فیصلہ کریں۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی بی بی! بیا څه وایئے ؟

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> سر، بات 'امنڈمنٹ' کی نہیں ہے، بات Disapproval resolution کی ہے۔ یہ بات طے ہونی چاہیئے کہ 'امنڈمنٹس' کو اپنے وقت پہ ہم لے کر آئیں گے لیکن ہمیں جب یہاں ہمارے Rights سے ہی نکالا جارہا ہے اور پورے پورے آرڈیننس آپ لوگ، پرائیویٹ ممبر 'بل' آپ لوگ نکال کے اس کو آرڈیننس کی شکل میں لے آتے ہیں اور اوپر سے ستم یہ کہ آپ Disapproval resolution جو ہے اس سے بھی ایک ممبر کو روک لیتے ہیں تو یہ میں سمجھتی ہوں کہ حکومت میں صرف ایک پارٹی نہیں ہے، یہ بات یہاں پہ کلیئر ہونی چاہیئے کہ حکومت میں اور بھی پارٹیاں ہیں، حکومت میں اور بھی پارٹیوں کا اختیار ہے۔

(تالیاں)

(مائیک بند ہے)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ چونکہ ہمیں 27 جولائی کو موصول ہوا ہے اور یہ Definitely آپ کو لیٹ Receive ہوا ہو گا تو Disapproval نوٹس آپ کا حق بنتا ہے۔ (تالیاں) یہ آپ کو لیٹ Receive ہوا ہے ،ہمیں اس کا احساس ہے جی، Anyhow یہ اور ایجنڈا ہم لیں گے اور اس کو ایجنڈے سے فی الحال وہ کر لیتے ہیں۔ (تالیاں) یہ لاء سیکریٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں، آپ کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ اس چیز کا بڑا خیال رکھیں کہ آپ نے یہ 27 جولائی کو ادھر سیکرٹریٹ میں جمع کیا ہے تو ایک دن کے نوٹس پہ ممبر کو کہاں یہ پہنچ سکتا ہے؟ اور وہ بھی Repeatedly سیکرٹریٹ کی ریکویسٹ پہ آپ سے مانگے گئے تھے تو آئندہ کیلئے اس چیز سے اجتناب کیا جائے۔ Embarrassment بنتی ہے اور ہاؤس کا بہت قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔

تحاریک استحقاق

Mr. Speaker: Now 'Questions of Privilege': Shazia Tehmas Khan MPA, to please move her Privilege Motion No. 105 in the House. Shazia Tehmash.

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک امر کی طرف دلانا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں نے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بل 2010ء کے عنوان سے ایک 'بل' اسمبلی سیکرٹریٹ میں گزشتہ سال 2009ء میں جمع کرایا تھا جو کہ متعلقہ محکموں کو بغرض Previous consent ارسال کیا گیا تھا لیکن اسی عنوان پہ سوشل ویلفیئر اینڈ ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی تجویز پر گورنر خیبر پختونخوا نے آرڈیننس جاری کیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میرے جو دیگر 'بلز' ہیں جیسے Regulation, Organizing and Development of Home Based Workers Bill or the Prevention and Control of Women Trafficking Bill کے عنوان سے ہیں، پر ابھی تک محکمہ قانون، محکمہ انڈسٹریز، سوشل ویلفیئر اینڈ ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، فنانس اور ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز ابھی تک Consent نہیں دے رہے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سال ہونے کو ہے۔ تو میں اسے کیا سمجھوں کہ کیا ایک معزز ممبر جس کام کیلئے یہاں پہ آیا ہے-----

جناب سپیکر: بی بی! ایک منٹ، ایک منٹ میں-----

محترمہ شازیہ طہماس خان: جی۔

جناب سپیکر: ابھی میں دیکھ رہا ہوں کہ کرسیاں خالی پڑی ہیں، سوشل ویلفیئر کی منسٹر صاحبہ بھی نہیں ہیں، لاء منسٹر بھی نہیں-----

محترمہ شازیہ طہماس خان: سینیئر منسٹر تو ہیں نا سر۔

جناب سپیکر: نہیں، بات ایسی ہے کہ وہ پوری 'پیکچر' نہیں ہے، جب تک یہ حضرات موجود نہ ہوں تو اس کو بھی اس دن کیلئے پینڈنگ کیا جاتا ہے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، میری ریکویسٹ ہو گی کہ تب تک یہ آرڈیننس-----

Mr. Speaker: This is kept pending ------

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir.

جناب سپیکر: ہں جی؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، پھر یہ آرڈیننس پیش نہیں ہوگا۔ یہ گورنمنٹ کی طرف سے، گورنر صاحب کی طرف سے جو آرڈیننس آرہا ہے جس پہ میں نے آپ کو تحریک استحقاق جمع کی ہے، یہ بھی پیش نہیں ہونی چاہیئے تب تک سر، اس پہ مجھے آپ کی Particular rulling چاہیئے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔ مائیک آن کریں عبدالاکبر خان کا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں اور میرے خیال میں میں اپنی بہن سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ چونکہ سپیکر صاحب نے اس کو پینڈنگ کر دیا ہے تو اس لئے اب ضروری نہیں ہے کہ آپ اس پر وہ کر دیں۔ جب اس کا موقع آئے گا تو اسی وقت آپ بات کر لیں گے۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Habib-ur-Rehman Tanoli Sahib, to please move his Privilege Motion No. 106 in the House. Habib-ur-Rehman Tanoli Sahib.

الحاج حبیب الرحمان تنولی: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان میں یہ تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مورخہ 20 جولائی کو تھانہ لساں نواب کی حدود میں چند شرپسندوں نے روڈ بلاک کیا تھا جس کیلئے میں نے ایس ایچ او کو فون پر راستہ کھولنے کا کہا جس پہ عملدرآمد کیا گیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! یہ پریولج موشن ذرا سنیں۔ عبیداللہ صاحب! مولوی عبیداللہ صاحب! یہ وقت نہیں ہے۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: ان شرپسندوں کی ایماء پر ڈی پی او مانسہرہ نے اس ایس ایچ او کا تبادلہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پریولج موشن بہت ضروری اہم موشن ہوتی ہے تو اس کو پوری توجہ سے سنیں۔

(تالیاں)

الحاج حبیب الرحمان تنولی: مگر ان شرپسندوں کی ایماء پر ڈی پی او مانسہرہ نے ایس ایچ او لساں نواب تھانہ کا تبادلہ کیا ہے۔ میں نے بارہا کوشش کی اور مورخہ 22-07-2010 کو جمعرات کے دن جناب سی ایم صاحب سے لکھوا کر سی ایس او کے ذریعے تبادلہ کی منسوخی کا ڈی پی کو کہلوایا مگر اس نے آرڈر نہیں مانا۔ 29-07-2010 کو دوبارہ جمعرات کا دن تھا اور میں نے جناب سی ایم صاحب سے شکایت بھی کی اور منسوخی

تبادلہ دکھائی اور انہوں نے سی ایس او کو بلا کر خود ڈی پی او کو سی ایم کا حکم پہنچایا مگر کام پھر بھی نہ ہوا۔ اسی دوران ڈی پی او نے ایس ایچ او درابند کو بھی تبدیل کیا۔ مورخہ 2010-08-03 کو میں ڈی پی او سے ان کے دفتر میں ملا تو ان کا انداز بہت نامناسب پایا اور مجھے بتایا کہ سی ایم کا پیغام مجھے دوبار ملا ہے مگر مجھے سیاسی مداخلات ختم کرنے کیلئے لایا گیا ہے اور کہا کہ ڈی آئی جی صاحب نے سی ایم کی مداخلت کی ذمہ واری اٹھائی ہے۔ جس وقت میں ڈی پی او کے دفتر میں پہنچا تو ایک ٹمبر مافیا کارکن اس کے پاس بیٹھا تھا اور کسی دوسرے پولیس آفیسر کی شکایت کر رہا تھا۔ جناب والا، ڈی پی اور مذکورہ نے ایک عوامی نمائندہ کی حیثیت سے مجھے Treat نہیں بلکہ اس کا انداز تحکمانہ تھا۔ اس طرح میرا بطور ایم پی اے استحقاق مجروح ہوا بلکہ سی ایم صاحب کے حکم کی بھی بے حرمتی کی گئی اور اس معزز ایوان کا استحقاق بھی مجروح ہوا۔ میری گزارش یہ ہے کہ افسر مذکورہ کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب محمد جاوید عباسی: بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے، بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ یہ شازی خان کی مجھے سازش لگتی ہے۔

جناب پرویز احمد خان: جناب عالی! دا سبا بل چا سرہ ھم کیدے شی جی، د دے خلاف کارروائی کول پکار دی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: جناب عالی! بات یہ ہے جی کہ لکڑی فروخت کرنے والے کے کہنے پہ اگر ڈی پی او صاحب تبادلے کرتا ہو اور تبادلے روکتا ہو اور جب ایم پی اے اس کے دفتر میں گیا اور میں نے گزارش کی کہ اس کا انداز بڑا نامناسب تھا، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس نے، بلکہ دو دفعہ میں نے سی ایم صاحب سے آرڈر کینسلیشن Convey کرائی اور اس کے باوجود اس آدمی نے نہیں مانا۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کا سسپنشن آرڈر کیا جائے اور میری جو تحریک ہے، وہ تحریک استحقاق کمیٹی کے حوالے کی جائے۔ Thank you very much۔

(شور)

Mr. Speaker: Janab Bashir Ahmad Bilour Sahib. Bashir Ahmad Bilour Sahib, from Treasury benches.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، جیسا تنولی صاحب نے فرمایا تو یہ معزز ہاؤس ہے اور ہمارے ایم پی اے صاحبان جو ہیں، وہ اسمبلی کے بہت معزز اراکین ہیں اور اگر ان کے ساتھ کوئی

زیادتی ہوتی ہے تو ہم بالکل ان کے ساتھ ہیں اور اس کو بھیج دیا جائے کمیٹی کے پاس اور جو بھی ان کا پرابلم ہوگا تو انشاء اللہ وہ حل کریں گے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you ji. Is it the desire of the House that the Privilege Motion moved by the honourable Member, may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Privilege Motion is referred to the concerned committee.

(شور)

(ہزارہ کے اراکین اسمبلی کا ڈی پی او مانسہرہ کے خلاف احتجاج)

جناب سپیکر: روزہ ہے، روزہ کے دنوں میں ایسے نہیں بولتے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ اس کو بہت بڑا لیڈر بنا رہے ہیں، اتنا لیڈر مت بنائیں۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: نہیں، آپ بنا رہے ہیں، آپ ان سے بہت بڑا لیڈر بنا رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کی پریولج موشن لاؤں گا۔ جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ پریولج موشن آپ کی لاؤں گا۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

Mr. Speaker: Mr. Saqibullah Khan Khan. Saqibullah Khan to please ------

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! آج ایجوکیشن منسٹر بھی نہیں ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! دا سے دہ جی چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ صاحب بہ د څہ څہ جواب ورکوی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: د سینیئر منسټر صاحب نه تپوس اوکړئ، هغوی خو مخکښے اووئیل چه دا-----

جناب سپیکر: بابک صاحب شته؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا Collective دغه دے جی-----

جناب سپیکر: یو ځل مو اوکړو بس دے کنه؟

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sorry Sir.

جناب سپیکر: نه دا Matter یو ځل Resolve شو، بس دے جی۔

جناب ثاقب اللہ چمکنی: سر! بابک صاحب شته جی۔

توجہ دلاؤنوٹس

Mr. Speaker: Saqibullah Khan Chamkani, please move Call Attention No. 372.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ I wish to bring to the notice of this August House irregularities and abuse carried out by the Education Department in guise of its rationalization policy.

جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږه د دے ایوان د طرف نه ډیر زیات پرابلمز او خاصکر زهٔ او خوشدل خان صاحب چونکه د رورل ایریاز سره تعلق لرو نو مونږه ډیر ځل دلته ژړا کړیده چه دا بعضے ځایونو کښے خاصکر په ښار کښے سرپلس وی او بیا رورل ایریا ته څوک راځی نه۔ بیا پالیسیز داسے شی چه په هغے کښے بعض ځل د ښار د خلقو هلته کښے اپوائنټمنټس اوشی، هغه اپوائنټمنټس چه کیږی سر، هغه به زمونږه د رورل ایریاز د پاره وی او هلته کښے بیا خلق نه راځی۔ مونږه جی د منسټر صاحب شکریه ادا کوؤ او ستاسو هم ادا کوؤ چه د هغے په دغه کښے یوه کمیټی جوړه شوه چه هغه فی الحال اپوائنټمنټس ګوری۔ دویم ایجوکشین ډیپارټمنټ یو 'ریشنلائزیشن' پالیسی جوړه کړه او د هغے پالیسئ مطابق چه څومره پورے زهٔ خبر یمه او زما Impression دے، هغه دا وو چه کوم سکولونو کښے سرپلس کسان وی، هغه به هلته نه اخوا کوؤ او چه کوم سکولونو کښے نه وی نو هلته به ئے رسوؤ۔ دویم په هغه پالیسئ کښے دا هم وه چه یونین کونسل ته هغه ځی چه

کوم نزدے خلق دی، لوکل خلق دی جناب سپیکر صاحب، لوکل خلق چه دی، هغوی به هلته کښے په یونین کونسل کښے لګوؤ جی۔ نو دے سره به هغوی تهIncentives هم ملاؤ شی او هغه خلق به ځی نه او د بنار خلق به ارمړو ته او زمونږه کلو ته نه راځی۔ هغوی ته به دا پرابلم، هسے هم نه راځی دا پرابلم جی خو مسئله دا شوه جی چه په دے 'ریشنلائزیشن' باندے چه کومه پالیسی حکومت ورکړے ده، ایجوکیشن منسټر صاحب ورکړے ده، هلته جی په ډسټرکټ لیول باندے کم از کم پیښور کښے، زما حلقے پورے په هغے باندے پوره عمل نه کیږی بلکه په هغے کښے Abuse روان دے۔ زما په حلقه کښے، زمونږه په کلو کښے شپږ کسان چه سرپلس نه دی، هغوی د هلته نه ټرانسفر شول او د بنار خلق راغلل، نو پکار دا ده چه په سکول کښے سرپلس نشته دے نو بیا هغوی ټرانسفر کول نه دی پکار۔ د دے ریګولیشن پالیسئ چه نور کوم Elements دی، نور Excitements دی چه یونین کونسل ته به نزدے خلق راولی چه په هغه'بیس' باندے سر تاسو مونږ ته'ګائیډنس' راکړےدے۔ مشر عبدالاکبر خان صاحب ناست دے، د دوئ د چیئرمین شپ د لاندے مونږه کوؤ او ایجوکیشن منسټر صاحب دا پالیسی ورکړے ده۔ نو سر، هغه سرپلس د بالکل اخوا شی، هغه خو مونږه هم چغے وهو چه خدائے اومنئ او اخوا ئے کړئ خو کیږی څه؟ د بنار خلق بیا راځی۔ هغوی هغه کلو ته راغلل، زمونږه د کلی خلق ئے نور هم هغه دغه ته اورسول، که هغه د چوها ګوجر دی، که د پهندو دی۔

<u>جناب سپیکر:</u> په دے باندے ستاسو کمیټی نه وه جوړه شوے؟ سکندر خان څه شو؟ عبدالاکبر خان! د هغے کمیټئ څه فیصله اوشوه؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر صاحب، تاسو چه د دے د پاره کومه سب کمیټی جوړه کړے وه-----

<u>جناب سپیکر:</u> نه خو دا تر مینځه مینځه، 'ریشنلائزیشن' -----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نه جی، دوئ د 'کلسټر' سسټم خبره کوی، لکه دا خو زمونږه چه تاسو کومه کمیټی جوړه کړے وه، سب کمیټی-----

<u>جناب سپیکر:</u> او جی۔

جناب عبدالاکبر خان: نو زمونږ هغه As for as that is concerned نو هغه خو Almost تقریباً هغه لیجسلیشن هم تیار دے۔ بس مونږه شاید د دے اجلاس دوران کښے هم هغه لیجسلیشن راوړو او تاسو سره چه څنګه 'کمټمنټ' مونږه اوکړو په دے اجلاس کښے، نو زما خیال دے دوئ بلے غاړے ته خبره بوتله۔

جناب سپیکر: دا د دے ترمینځه اوس روان دی، داچه څه کیږی۔

جناب عبدالاکبر خان: او، دا بل سسټم دے جی۔

جناب سپیکر: دا خو دغه دے۔ بابک صاحب۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! دا 'ریشنلائزیشن' دے جی او بیا دا خبره ما ای ډی او صاحب ته اوکړه او هغوی اومنله چه غلطه ده۔ دا خو سر، بره هم لاړو او هغوی اومنله چه غلطه ده خو ټرانسفر جی هغوی نه کوی او بیا په هغے کښے منسټر صاحب بدناموی، سینیئر منسټر صاحب بدناموی چه د دوئ په مونږه باندے پریشر دے او د هغوی د وجے ئے مونږه کوؤ لګیا یو، حالانکه پالیسی خو منسټران او کابینه ورکوی او'ریشنلائزیشن' پالیسی چه وائی نو په هغے کښے دا خبره نه وی۔ نو زما ریکویسټ دا دے سر، چه دا کوم ټرانسفرز شوے دی، هغه د اوشی، سرپلس د بالکل اخوا کړی، داکومه کمیټی چه ده، چه په هغے کښے مسئله حل شی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: په کال اټینشن باندے ډیبیټ نه کیږی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: عطیف خان! دا مسئله ټوله ټهیک ده، یوه ده خو دا کال اټینشن دے او په دے ډیبیټ نه کیږی۔ ایشو د ټولو یوه ده۔ آنربیل منسټر صاحب! دا چه یو ځلے فیصله تاسو اوکړه نو بیا ئے ولے کوئ دا سے؟ د خپلے پارټئ خلق هم خفه کوئ، پردی هم خفه کوئ۔ دا یو ځلے In principle decide کړه چه سرپلس سټاف به اخوا کوؤ نو بیا دوباره دا مافیا پکښے بیا روانه شوه۔ جی سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ډیره زیاته مهربانی۔ سپیکر صاحب! ثاقب خان چه کومه مسئله راپورته کړې ده نو داسې ده چه هر کال په جولائی کښې ټرانسفرز چه دی نو دا ستاسو په علم کښې ده چه د جولائی نه علاوه په ټرانسفرز باندې 'بین' وی، په جولائی کښې بیا مونږه په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې ټرانسفرز کوؤ۔

جناب سپیکر: روژه ده جی، مختصر مختصر به کوؤ خبره۔ دوئ چه کوم پوائنټ اوچت کړو کنه جی، هغه دا دے چه کله تاسو In principle یو څیز Agree کړو، 'ریشنلائزیشن' کلسټر سسټم، هغې کښې بیا هغه ځایونو ته ولې ټرانسفرز کیږی چه چرته کښې Already سرپلس دی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا جی هم د هغې ذکر کوی۔ دا د هغه 'ریشنلائزیشن' ذکر کوی، په دیکښې 140 ratio باندې چه کوم ټرانسفرز کړې دی، مونږ په ټوله صوبه کښې 'ریشنلائزیشن' کړې دې۔ بهرحال زما به ثاقب خان ته هم دا درخواست وی چه که د هغوی په نظر کښې واقعی داسې Nepotism هم شوې دې یا ذاتیات پکښې شوې وی یا څنګه چه دوئ ذکر اوکړو چه سرپلس نه وو او هغه خلق ټرانسفر شوې دی نو بے شکه هغه کیسونه به مونږه ګورو خو دا د هغې نه څه جدا نه دې۔ مونږه 'کمټمنټ' په دې حواله نه دې کړې چه په هغې 'ریشنلائزیشن' او دا د هغې 'ریشنلائزیشن' ذکر دوئ کوی او دا په هغې کښې دوئ وائی چه یره د دوئ په حلقه کښې زیاتې شوې۔ بهرحال مونږه به دوئ ته ریکویسټ اوکړو انشاء الله او ای ډی او صاحب به هم رااوغواړو، دوئ به هم خپل لسټونه راوړې وی او ای ډی او به هم خپل لسټونه راوړې وی، که په هغې کښې واقعی داسې شوې وی نو مونږه به د هغې ازاله کوؤ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ډیره ښه ده، زهٔ مطمئن یمه جی، ما منسټر صاحب سره خبره هم اوکړه۔ په دیکښې جی خبره داسې ده چه سرپلس چه کوم دے، د هغه به بیا ټرانسفر نه کیږی جی۔ درې کسان تاسو په یو سکول کښې

سرپلس دی نو هغه تاسو واغستل، خو دلته کبنے خو داسے چل شوے دے چه اوس زۀ یو مثال ورکوم۔ زما چوها گوجر یو سکول دے، د څلورو استاذانو هلته کبنے Total strength دے۔ دوئ هغه څلور استاذان اوچت کړے دی او بل چرته ئے لیږلی دی، گهړی چندن ته، کوزارمړو ته، میرو ته او د بنار نه ئے هلته څلور کسان راوستے دی او ټرانسفر کړے ئے دی۔ زمونږ پرابلم دا دے جی او هغه د دوئ ریکارډ کبنے ای ډی او صاحب هم ورکړی دی۔ مونږه ورله ورکړے دی، هغوی دا منلے ده چه غلطه ده، مونږه ایجوکیشن سیکرټری صاحب ته هم دا خبره کړے ده، ایډیشنل سیکرټری صاحب سره او ټول هر یو څیز مونږه ورته مخامخ کړے دے خو چه څنگه زما ورور اووئیل، زۀ مطمئن یمه، د دوئ د پالیسئ Violation کیږی جی۔

جناب سپیکر: دا داسے ده کنه جی، ایجوکیشن او دا هیلتھ یو دومره Huge او غټے محکمے دی چه لوئے فورس دے۔ دا ستاسو د ټولو په تعاون به کیږی خو بابک صاحب! تاسو به هم دا خپل ډیپارټمنټ'الرټ' کوئ۔ گورنمنټ په داسے نه چلیږی چه دا تاسو یو څو استاذان بلیک میل کوی او'هینډی کیپ' ئے درنه ساز کړے دی۔ دومره دغه هم مه کوئ او بل د دے هاؤس، د دے مشرانو قیمتی وخت په دے مسئله باندے، کافی وخت پرے لگیدلے وو۔ تاسو پرے درے څلور ورځے تیرے کړے هم دی نو مهربانی اوکړئ دغه څیز فائنل کړئ۔ دا تاسو چه کوم لیجسلیشن په دے کول غوښتل، عبدالاکبر خان! دے ته لږ توجه ورکړئ جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه، دا د دوئ مجبوری هم حل کوئ۔ *عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔*

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یہ ڈیپارٹمنٹ اپنا ایک 'کلسٹر' نام دیتے ہیں کہ کچھ نام دیتے ہیں اس طرح سے کہ جس سکول میں چالیس لڑکے ہوں گے تو وہاں پر ایک استاد ہوگا اور جس سکول میں مثال کے طور پر چالیس لڑکوں پر دو استاد ہیں تو جو ایک سرپلس ہے، اس کو ٹرانسفر کیا جائے گا اور جہاں پر کم ہیں تو وہاں پر ٹرانسفر ہو جاتا ہے۔ یہاں پر یہ مسئلہ ہوتا تھا کہ چونکہ سٹی میں استاد کو زیادہ پیسے ملتے تھے تنخواہ، تو یہاں پر اگر ایک سکول میں پانچ اساتذہ کی ضرورت تھی تو دس نے اپنی ٹرانسفر کرائی تھی اس سکول میں، اس سکول میں دس اساتذہ ہوتے تھے، پانچ جو ہے نا وہ تنخواہ ان سکولوں سے لیتے تھے لیکن رہتے یہاں پر،

ساری تنخواہیں ادھر سے لیتے تھے تو انہوں نے ان کو نکال کے کہا کہ ہم چالیس لڑکوں پر ایک ٹیچر کریں گے۔اب ثاقب صاحب جو بات کر رہے ہیں کہ جی اس طرح میرے حلقے میں ہوا کہ چالیس لڑکوں پر استاد برابر تھے لیکن جو استاد برابر تھے ان کو اٹھا کے دوسری جگہ پر لے گئے اور دوسری جگہ سے استاد، تو اب منسٹر صاحب نے میرے خیال میں بات ختم کر دی کہ جب ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے تو معاملہ ختم ہو جائے گا اور ہم نے جو، ان میں Per union council تھے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب سکندر صاحب! آپ اور بابک صاحب، یہ سارے آپ مل بیٹھ کے یہ ایشو ختم کریں، یہ وہ ہے۔ ابھی میرے خیال میں کافی وقت ہو چکا ہے۔ The sitting is adjourned till 09:30 am of tomorrow morning. Thank you.

لیکن ٹائم پر آنے کی کوشش کریں، روزہ ہے جی۔ Thank you۔

(اسمبلی کا اجلاس یکم ستمبر 2010ء بروز بدھ صبح نو بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گیا)